

ظلل بیت

قیمتیں مع محسولہ اک
حرظہ دہنیں ۱۶۷ فرقہ مجاہین نہیری
ماہ نومبر ۱۹۱۵ء شمارہ ۲۸

فہرست مایں

- (۱) ہم و غم، انبساط و انقباض ۱۰۰-۱۰۱ سید عبدالکریم
- (۲) پارٹیاں کی عید ۱۰۱-۱۰۲ مالدہ سید شفاق حسین صاحب
- (۳) تحریک اپنی ماں کی قرضداریوں ۱۰۲-۱۰۳ مسعود الدین جیدر صاحب
- (۴) مختلف ملکات کی علمی حالت مطابقیہ ۱۰۳-۱۰۴ مختلف الہی صاحبی بیرونی ملک محمد کاج علیگڑہ
- (۵) کیا عنوان کوشش سایہ یونان کے کام کرنا چاہیو ۱۰۴-۱۰۵ عبدیع صاحب مفتسلم محمد کاج علیگڑہ
- (۶) ایک بچہ جو خود اپنا انتالیق ۱۰۵-۱۰۶ موزفیت الہی صاحب بیرونی ملک محمد کاج علیگڑہ
- (۷) عورت کے کام - سید عبدالکریم ۱۰۶-۱۰۷ انسیں احمد صاحب (راہیہ)
- (۸) امام سلمہ ۱۰۷-۱۰۸ اڈیٹر
- (۹) ریویو ز ۱۰۸-۱۰۹

مطابق ملکانی یا سنجیت پال بیان مولیٰ محمد حسن بہتم مطابق متن مطابق استاد طبع ہر دو مقررہ شائع
کتبیں (۱۹۱۵ء)

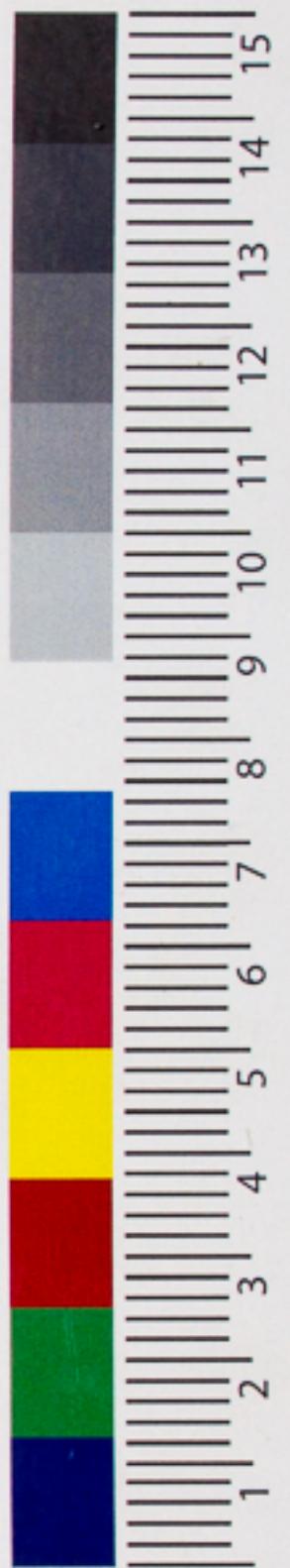


Maulana Azad Museum Collection

Digitized By

Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies

www.makaias.gov.in



ظلِ سلطان

حریت دہن بین ۱۷۴
قیمت ۱۰ روپے مخصوصاً
قریب محلیں نہیں
ماہ نومبر ۱۹۱۲ء شماره ۲۱۸

فہرست مضمون

- | | |
|---|---|
| (۱) ہم غم، انساط و انقباض۔ ۱۰۰-۱۰۱ | (۲) پرانچوہا در سید عبدالکریم۔ ۳۰-۳۱ |
| مساحت علم محمدن کاچ (علیگڑہ) | والدہ سید شاہ حسین صاحب |
| (۳) تم اپنی ماں کی قرضدار ہو۔ ۵۵-۵۶ | (۴) پردہ شیخ کی عید۔ ۱۰-۱۱ |
| حایتی خان صاحب (بی بی سی۔ سی) | سر سعد الدین جید رضا صاحب |
| مختلف ملک کی طبیعت مطر تباہم۔ ۱۵-۱۶ | (۵) مختلف ملک کی طبیعت مطر تباہم۔ ۱۵-۱۶ |
| (۶) جانکی کا شوہر۔ ۳۳-۳۴ | محظت الہی صاحب بیری علم محمدن کاچ علیگڑہ۔ |
| بدریع صاحب علم محمدن کاچ علیگڑہ | (۷) کیا عزیزون کوشش پہلوں کا کام کنا چاہیجے |
| (۸) ایک بچہ جو خدا اپنا اتنا لیتے ہو۔ ۵۲-۵۳ | مُر عظیم ای صاحب بیری علم محمدن کاچ علیگڑہ۔ |
| نیس احمد صاحب (راہبی) | (۹) عورت کے کام۔ سید عبدالکریم۔ ۲۵-۲۶ |
| (۱۰) ام سلمہ۔ ۵۷-۵۸ | مساحت علم محمدن کاچ (علیگڑہ) |
| (۱۱) ریویوز۔ ۵۹-۶۰ | |

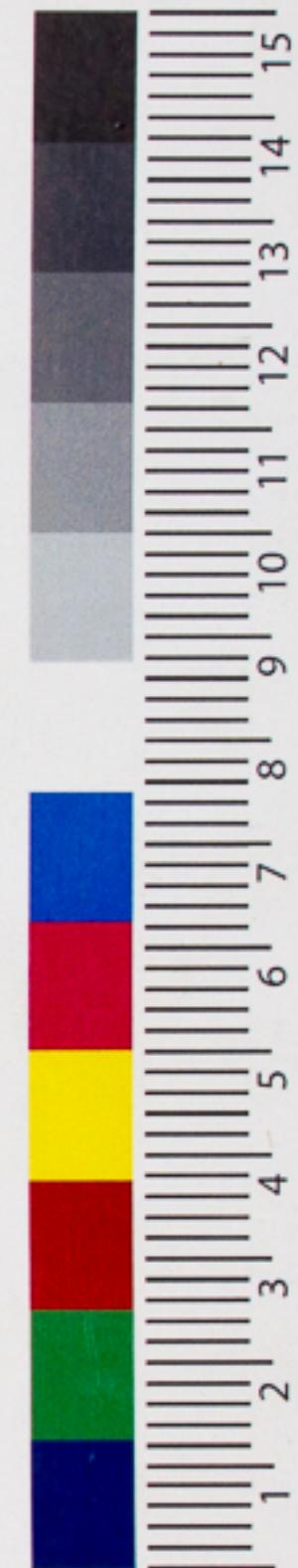
مطابع سلطانی یا سنت ملک میانہ مکتبہ مسٹر محمد حسین مطابع ریاست ملکہ رودھر شارع

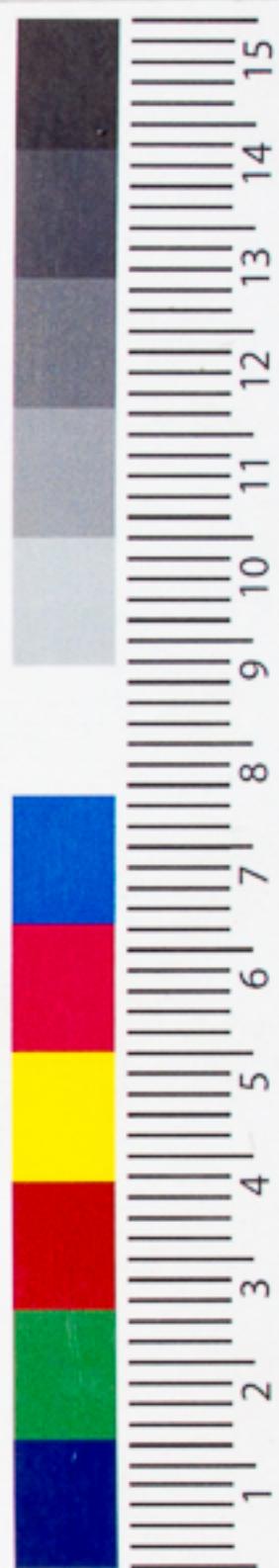


Maulana Azad Museum Collection

Digitized By

Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in





مقاصد و قواعد و ضوابط

۱۔ اس سال کا مقصد خواتین بندیں اشاعت و ترویج قلمیم اور مکالمہ مفید و کارام
علومات کافر احمد ناہیں سایی مصاہین یا لیے مصاہین جو خلافت اوب و حیا ہوں یا جس سے
نہایت سافرت و قصب پیدا ہو یا ذاتیات پر بنتی ہوں شائع نہیں کئے جاوین گے۔

۲۔ یہ رسالہ سرگزیری نہیں میں ایک تربہ سیاست بھوپال سے شائع ہو گا۔
میں قیمت سالانہ مع محصول اک سے رہو ہو گالت میں مشکلی لجاویگی۔
۳۔ مصاہین کے متعلق تمام خط و کتابت اڈیٹر کے نام اور تریلیو دیگر ناموں
اور مندرجہ کے نام پوچھا جائے۔

۴۔ نہ نہ مرسلت ہر سر کی اڈیٹر پس ظل السلطان کے نام سے کجاوے۔

۵۔ تمام صحاب و خواتین سے التناس ہو کر خط و کتابت میں نام و پیشہ اور
معجزہ تحریر فرمائیں پھر انہوں نے کمار بڑاہ مہربانی مصاہین صفات خطیں اور صفحہ کے ایک کالم پر
معجزہ خواتین پھر انہوں نے کمار خواتین کا نام گرا جاڑت دیجائیں تو طاہر کیا جائیگا ورنہ نہیں۔

۶۔ سبترین پھر انہوں نے کمار خواتین کو ہر سال ۱۰ ریچ الوال کو وضو رکھا عالیہ فرمائرو اور
حربہ کی ساگرہ صدر دشیں کی تائیخ سید ہری ایک تحفہ موسوم پہنچانا یہ پڑا دیا جائیگا،
پھر ان کا اتحاد رید زکلب لیتھجہ کشی کریں۔

۷۔ اعلیٰ مصاہین پر فیض خظل السلطان ہر سے لیکر عمر ترک اجرت دیجائیں اور
مصطفیٰ مصاہین کا فیصلہ ایک کشمی کریں جو زیارت قابل صحابہ کریب ہو اُن طالبات
مرسل نات کے نے ظل السلطان میں ہو تصدیق لیڈی پرمنڈنڈ یا سملہ اول مصاہین
لکھ لیجیں تین انعام عده عسکر عسکر کے مقرر ہیں جو سالانہ تقسیم ہونگے
کے لئے کوئی لاکاری نہیں پوچھو تو تائیخ اشاعت ہو وہیں ہے اور طالبہ میں اس تکمیل مکنے

ظہر لعل

ہضم و غم

انبساط و انقباض

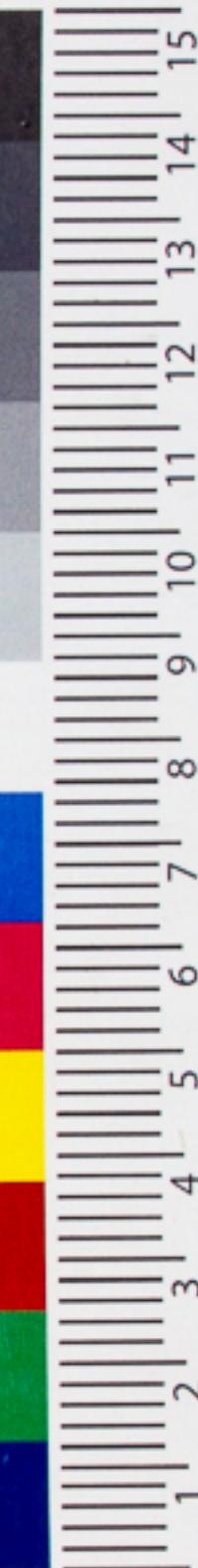
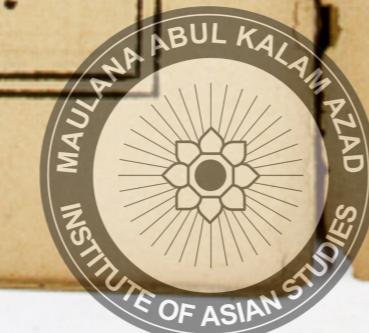
انبساط کے لغوی معنے پھیلنے یا کشادہ ہونے کے ہیں اور انقباض کے معنے
سکڑنے یا بعد ہونے کے ہیں مکر عرف عام میں انبساط کے معنے خوشی اور انقباض کے
معنی رنج کے ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ، انبساط قلب یا خاطر اور علی ہذا القیاص
قلب یا خاطر بجلکے مضات الیہ کے حذف کرنے کے بعد بوجا جائی ہے اور اس
کی وجہ یہ ہے کہ بجالت سرت قلب میں انبساطی حرکت پیدا ہوتی ہے اور
بجالت رنج انقباضی۔

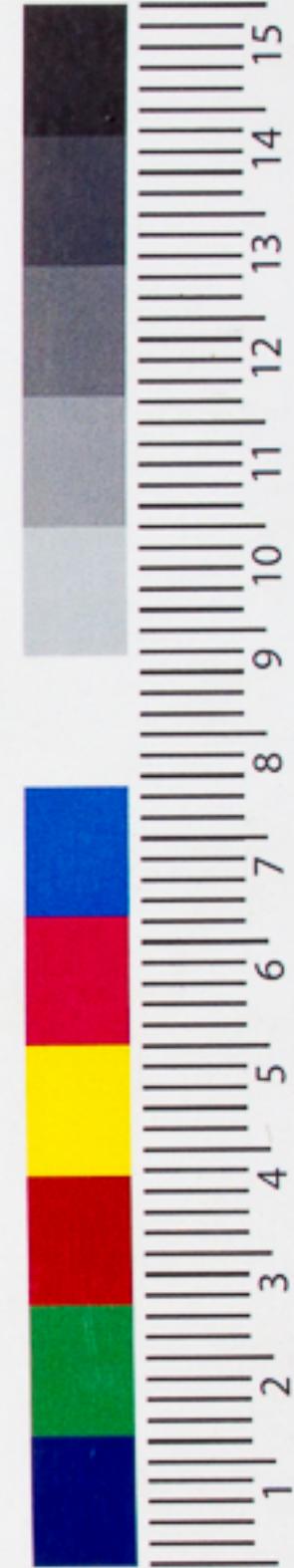
رنج دو قسم کا ہو سکتا ہے۔ ایک دفعع مکروہات کے بعد اور ایک
دفعع مکروہات کے قبل جس کو خطرہ کہتے ہیں۔ جو رنج قبل دفعع واقع ہو سکو
ہم اوجوہ دو دفعع ہو اسکو "غم" کہتے ہیں۔ خطرہ مکروہات بھی دو قسم کے ہوتی ہیں۔



ایک واقعی دوسرا وہی۔ واقعی وہ ہے جو موجود فی اخراج ہو جیسے سانپ ابھیو یا اور کوئی گزندہ و درنہ یا آکر ایسا نہ دیا تو دینا نعمت اور عقبہ قرض کا مجدد اباقی نہ رہا۔ اور نہ پھر یہ خوف موت ہی باتی رہتا جیسا حدیث تشریف سے معلوم ہوا ہے۔ الٰہ دنیا سخنِ لامون و خبۃ لکافر دنیا قید خانہ ہے مون کے لئے اور جنت ہے کافر کے لئے) اور جب دنیا قید خانہ نہ تھی تو موت عین راحت ہے۔
 بقدر ہر سکون راحت بودنگل تفاوت را دویدن ارفتن، استادن، هستن، خفتن، مردن،
 بمنہد، دولت کی محبت۔ دولت کی محبت کو اختیاری نہیں۔ مگر کوشش شرط ہے۔
 میں یہ نہیں کہتی کہ دولت کی محبت کوئی نہ کرے بلکہ کرے اور پوری محبت کری
 اگر دولت پیاری ہے اور سچی محبت ہے تو کسی غیر کے لئے ہرگز نہ چھوڑے اپنا خزانہ
 اپنی محنت و تحملیت کی کمائی ہوئی دولت ہرگز برباد نہ کرنی چاہئے اپنے سے جمع
 کرنی چاہئے جس قدر اسکر کنام پر اپنے ہاتھ سے دیا جائیگا۔ وہ سب اپنے
 بمع ہو جائیگا۔ وہ تاریکی جتنی محبت ہو سقدر اگھا حق ہوئے لئے چھوڑو باقی اپنے
 ہاتھ سے خیرات کرو۔ محتاج بندگان خدا کی جو دولت یہاں کام آؤیگی وہ لفظی تہمہر
 لئے عقبے میں جمع ہو جائیگی۔ مثلاً اگر تم اپنے بنی اور بھائی کو کچھہ دویا اور کی قسم
 کا نیک سلوک کرو تو علاوہ ازین بین بھائیوں کے خوش و منون ہونیکے مان باپ
 کس قدر خوش ہوتے ہیں بس اسپر قیاس کرنا چاہئے کہ جو مان باپ کو ستر درجہ
 زیادہ بندہ سے محبت کرنے والا اور پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اپنے اوس بندہ
 سے بود و سرے اسکے بندے سے محبت و سلوک کر رہا ہے کس قدر خوش
 ہو گا۔ اور جب جملی دوست ہے اُسی کے لئے ہی تو پھر دولت کا غم بھی جانا
 چاہئے۔

نمبر ۳۔ اقر بکی محبت۔ اول تو یہ محبت حاضری ہے۔ مذکورہ رہنماء وalon کو





مرنے والے کی محبت بہت ہوتی ہے۔ چند روزہ جدالی بھی قیامت ہو جاتی ہے۔
مرنے والے کی محبت دم نکلتے ہی منقطع ہو جاتی ہے یا بہت کم۔ جاتی ہو وہ بھی چند
پھر نے والے کو کیا غم اگر غم کرن تو زندہ رہنے والے دوسرا یہ محبت ہی سے
سے نقصان رسان ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔ محبت اصلی و حقیقی خدا کی محبت ہر
بقول مولانا روم سے

عشق آن بگزین کر جلد انیابا یا فندرا عشق اذکار و کبا
اگرچہ عشق حاصل ہونا بہت کوشش و محنت پر خصہ ہے مگر یہ بچنا چاہئے کہ یہ
جدالی عارضی ہے۔ جدالی کی تکلیف بھی مرنے پر نہ ہوگی اور با قیامِ نہ محب بھی اوسی
جگہ چند روز بعد آجائیں گے یہ عارضی چند روزہ جدالی ہے جو دشوار نہیں اور اس
محنے پر اپنی موت کی ناگواریت جاتی رہیگی اسی ولستے بزرگان دین نے محبت
ماسوے اللہ کو حرام و ناجائز فرمایا ہے مولانا غنیمت سے
دلے کر غیر اولادی دارد مگر جا خوبی درشتہ دارد
مولانا رومی فرمائے ہیں سے

زیرک و دانا امانت ہست تا فرشتہ ارن شدا ہر من است
اس تحریر سے میرا معقصو دینیں ہنکے کہ تارک الدینیا ہو جاؤ۔ نہیں ہرگز نہیں دینا
میں جائز محبت کرو گر اس حد کی کہ بس میں اپنی جان عذاب میں نہ ہو جائے ع
مردا آخر میں مبارک بندہ الیست پاڑ تصدیدہ راقہ
یہ جو کچھ دیکھ ہو پر دہ در کی چھا چھم ہے اس لائن سے در پاک بہ دل سر ہو ایوان کا
میں مرغابی کی مورت خشک پہون بھرتی میں ناٹر نے میں کوئی مانع نظر موج و طوفان کا
دین کی اتباع میں دنیا خود ہی عزت کے ساتھ ملتی ہے اور جائز طور پر دنیا وی
کو سنش کے لئے اتباع دین مانع نہیں جس قدر عبادت کی جائیگی اسی قدر بود کی

محبت زیادہ پیدا ہو گی اور دنیا کی محبت میں کمی۔ اشارہ برخوردار سبل سلمہ
کار دین کرن تاکہ اندر تبع اور حاصلت دنیا شود بے صحیح
ای پسر دنیا شال سایہ است این سبک کے یا گران پیارہ است
اوگر زیر دگر تو دنیا نش روی سویت آیدگر تو خدا زوی دوی
آنکہ با شطالہ ب دنیا دنیہ است بے فضیل از فضل الله غنیہ است
دین بخوبی ترد ب طلب حاصلت دنیا شود از فضل رب
اس قسم کی کوششوں کا اثر ہے جو درویش منش لوگ ہمیشہ مرنے پر طیار رہے خوف
رہتے ہیں پھر اسی قسم کی کوششوں ہم کیون تکریں جو خوف موت یا غم موت یا
خطہ موت سے بچات پا جائیں۔

منبر۔ خوف گناہ یا غم موادہ۔ اس کے لئے در توبہ بند نہیں جو گناہ کئے ہیں اُنے
توہہ کرے۔ توہہ کی قبولیت صرف اسی پر خصہ ہے کہ جو گناہ سرزد ہو چکے ہیں خدا کے
آگے اُن سے شرمندگی کے ساتھ اقرار و اثائق کرے کہ میں اب گناہ نہ کروں گا۔
گناہ پر شرمندہ ہو گناہ سے متفہمو۔ گناہ سے اعراض کرے۔ توہہ کے تین رکان
ہیں۔ اقرار گناہ۔ اُسپر نہ اسٹ۔ آئندہ نہ کرنے کا وعدہ۔ مرتے وقت کی توہہ قابل
قبول نہیں ہوتی۔ اس لئے بہتر ہے کہ غفلت چھوڑ کر جقدر جلد سے جلد مکن ہو۔
توہہ کر کے پاک ہو جائے۔ جیسا کہ قرآن شریعت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دسوہ
تحريم یا آمیہا اللذین امنوا لوبوالکے اللہ لوبہ بصوحہ ارتیجہ مسلمانو
اللہ کی درگاہ میں بھی توہہ کرو۔

(سورہ فرقان) وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَلَاحًا فَأُنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا
(ترجمہ) اور جو کوئی توہہ کرے اور نیک کام کری تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پر را
پھر آتا ہے۔



اور سورہ توبہ میں ہے ﴿تَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقِيلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادَةٍ﴾ ہے
ترجمہ کیا اُنکو اپنک معلوم نہیں کہ اسرا پنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔
اور اسی مضمون کو حضرت سرور عالم نے بھی فرمایا ہے حدیث شریف میں آیا ہے
الْأَئْمَاءُ مِنَ الظَّنِّ مَكَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ تَرْجِيمَه گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ
کے برابر ہے۔

الْمَقْرَبُ بِالتَّقْصِيرِ دَائِمًا أَبْدًا إِحْمَادٌ (ترجمہ) اپنی تقصیر کا اقرار کرنے والا ہمیشہ
نیک تجامی یا ہمیشہ قابل تعریف رہتا ہے۔
جب گناہوں سے پاک ہو گیا تو خوف مرگ یا غم موافق جاتا ہے۔ بلکہ دل کی
حرکت بند ہوتے ہی تمام کا لیٹ کا خاتمه ہو جاتا ہے بجائے پریشاںیوں کے تکین
کامل ہو جاتی ہے جیسے کہ ساتھہ منالازمی ہے۔ دنیا کی ہر راست اختلافی ہرگز روت
میں کیکو اختلاف نہیں ہے۔

رَاقِهُ خَاسِرِ پُونِ الْهَلْيَةِ مِنْ صَاحِبِ

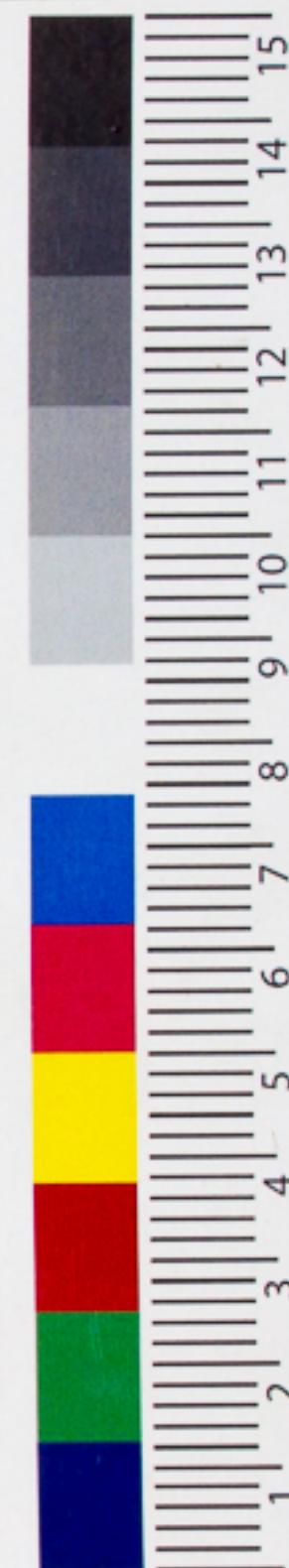
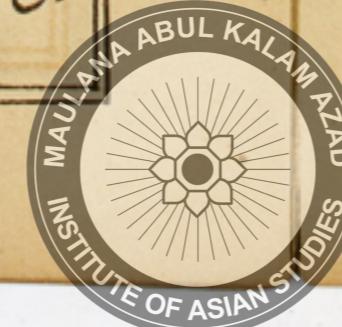
سابق عرب حکمہ مختصر عالیہ کو نسل پاہت جس پر

پُرُودَةُ نَشِينَ كِي عِيدٍ

ماہ جولائی کے پرودہ نشین آگرہ میں اڈی طریصہ صاحبہ کا مضمون (ہماری عید) کے
عنوان سے پڑھا جس سے اڈی طریصہ صاحبہ کی کسر نفسی اور نیک مزاجی تو معلوم ہوئی
مگر ساتھ ہی یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ آپنے اپنی بہنوں کو عید کی مبارکباد اور انطہار

خوشی کے بجائے اُنکو ذیل کیا بیٹھ کیا تھا۔ عید میں بھی اُنچی کرنا یا بھید روپیہ صرف کرنا
برہے مگر عید کی خوشی جو پردہ نشین عورتوں کو بنایت سرو رکھتی ہے وہ اس
قابل نہیں کہ اسکو صرف سردوں کی خوشی سمجھ کر پورا کیا جائے کیونکہ ہر ہوار میں
عورتوں کو خوشی زیادہ ہوتی ہے دلوں پچھے لپٹنے اور اپنے بچوں کے لباس
تیار کرنی ہیں اور جب ہوار کا دن آتا ہے تو خود بھی لباس بدلتی ہیں اور بچوں کو
بھی نہادھلا کر بہتائی ہیں اور سیان کی خوشی کا سامان بھی حتی المقدور کر دیتی ہیں۔
مزدوں کو تو سال میں کئی مرتبہ جلوسون اور پارٹیوں میں شرکیں ہونے کا موقع ملتا ہے
اور اکثر عید سے زیادہ خوشی ملتے ہیں مگر عورتوں جو چار دیوار اڑیوں ہیں بنہیں گئی کے
عید کا دن سب سے زیادہ سرست کا ہوتا ہے بیٹھ شوہر کی طاعت فرض ہے
مگر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بھی کسی نیک کام یا خوشی سے محروم نہیں کیا۔
شرع کا حکم ہے کہ جب لمحارے شوہر سفرے آئیں تو تم خوب بن سنو کر ان کے
سامنے جاؤ اس واسطے ایسے موقع پر زیور اور اچھا کپڑا پہننا بھی تواب کا کام ہے
عید کے دن بھی بننا سنبھالنے اسلئے ہے کہ جب شوہر عیدگاہ سے واپس آئے تو اپنے
بیوی کو صاف اور حسب حیثیت لباس میں دیکھ کر خوش ہو اور رمضان المبارک
کے بعد مسلمانوں کو جو خوشی کا دن خدا تعالیٰ کی مہربانی سے نصیب ہوا ہو اس کا
لطف اور سرست دلوں ملک المحتالین۔

یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ عورتوں جو کے تواب سے محروم رکھی گئی ہیں آج بھی
خدا کے فضل سے عورتوں جو کو جاتی ہیں جامع مسجد میں پچھے عورتوں بھی نماز کیتے جائیں گے
تھیں مگر جیسیں ہم اور عورتوں کا جانا بند کیا گیا۔
لائق اڈی طریصہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ تھی عورتوں کے لئے کوئی غیر معمولی خوشی کا
دان نہیں ہے، ایک سی یا بات ہے جس سے کوئی اتفاق نہ کریگا اپنے مضمون کا



یہ اصول تو صحیح ہے کہ عورتوں کو اپنی شوہرون کی اطاعت سے اختلاف نہ کرنا چاہیے
مگر یہ صحیح نہیں ہے کہ عورتوں کی زندگی اور رخوشی کچھ اصلی اور ذاتی قدر و قیمت
نہیں رکھتی اسلام نے دنیا کو یہ نہایت اہم اور قابل عزت سبق سکھایا ہے
کہ عورتین بھی انسان ہیں اور انکو بھی انسانی حقوق حاصل ہیں" اور یہ وہ لاثانی
تعلیم ہے جس پر ہم و الجی طور پر فخر کر سکتے ہیں فقط

مسن سعید الدین حبیر

از او جین (سنطرل اندیما)

مختلف ممالک کی تعلیمی حالت و طریقہ تعلیم

(ایشیا)

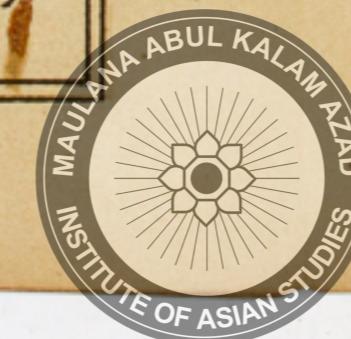
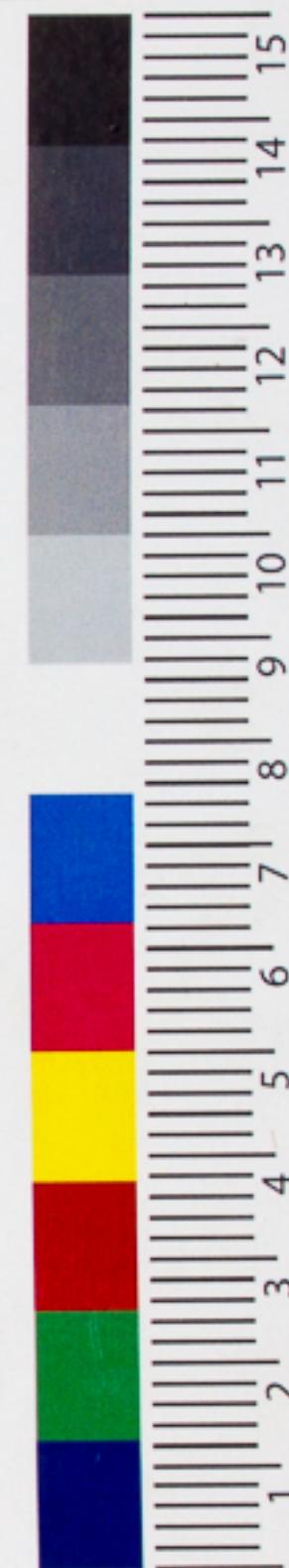
چین کی صدی تک چین میں ملکی تعلیم ہی کا رواج تھا اور سرکاری ملازمت کے لئے
عام امتحانات ہو کرتے تھے۔ چونکہ تعلیم صرف پرانے دینی علوم تک محدود رہتی اور
اُس میں ترقی کے کوئی آثار نہ پائے جاتے تھے علاوہ اس کے مغربی ممالک سے
تلعقات بڑھنے شروع ہوئے اور انہا بھی بہت بڑا تراہوا اس نے ۱۹۰۵ء
میں ایک حکم رانے طریقہ کے توڑنے کے لئے صادر ہوا اُس وقت سے تعلیم کے
مسئلے ایک دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اور جگہ جگہ مغربی علوم مکھانیکی مدارس میں ڈالی ہیں
سلہ آنومی ۱۹۰۴ء (دسمبر ۱۹۰۴ء) ۳۲۰۶۵

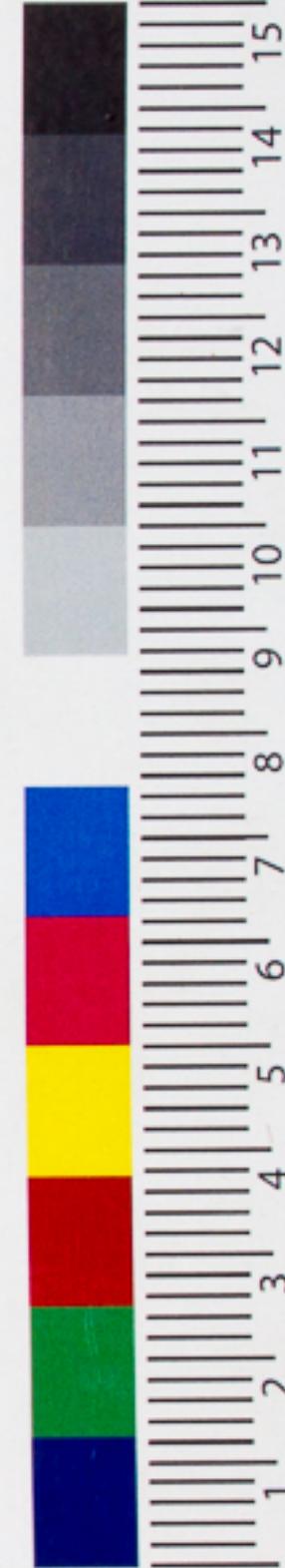
چین میں دو قسم کی تعلیم ہے ایک سینکڑی جو سنترل رائڈل گورنمنٹ کے زیر نگرانی
ہے اور دوسری پر امری جو صوبہ کی گورنمنٹ کے زیر نگرانی ہے۔
یونیورسٹیاں مع اپنے ملحقة کا الجون اور ہائی اسکولوں کے سنترل گورنمنٹ کا بھی یونیورسٹی
کے تحت ہیں اور مڈل اور پر امری اسکولوں کا انتظام اور عالمی امداد گو اُتمن سنترل کی نیٹ
کا مجوزہ طریقہ تعلیم رائج ہے پر اذکل گورنمنٹ کے پسروں ہے۔

شہزادے کے حکم کے مطابق مشرق، مغرب، جنوب و شمال میں چار یونیورسٹیاں
مع ایک ایک ملحقة ابتدائی کالج کے ہوں گی۔ ہر صوبہ کے خاص شہر میں قانون صنعت
و حرف اور طب کے کالج اور ہائی اسکول ہوں گے اور پر امری اسکول تمام
ملک میں جگہ جگہ کھو لیجائیں گے اور پر امری تعلیم لازمی ہو گی۔ اس نئی تجویز کے مطابق
(۱۹۰۴ء) ٹکلیکل کالج (قانون صنعت و حرف وغیرہ) اور ۴ ہائی اسکول بڑے بڑے
شہروں میں کھو لے جا چکے ہیں۔ پہنچنے میں ایک رٹا کیوں کا مدرسہ بھی کھو لا گیا ہے
مالی کمی کی وجہ سے ابھی تک پر امری تعلیم پوسے طور پر رواج نہیں پاسکی۔

پہنچنے کی گورنمنٹ یونیورسٹی ۱۹۰۴ء میں قائم ہوئی تھی جس میں چینی علم ادب،
قانون، پولیٹکل سائنس، علم الاقتصاد، ریاضی و سائنس، انجینئری (تعمیر) و
کان کی دو لوزن اقسام) اور زراعت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں قریب یہ کی
نہار کے طلباء اور ۶۰ پروفیسر ہیں۔ غیر ملکی پروفیسر اور ایسے چینی جو یورپ میں تعلیم
حاصل کر کے ہیں تعلیم دیتے ہیں۔ گورنمنٹ کی رائے ہے کہ غیر ملکی پروفیسر
کی جگہ ایسے چینی لوگ رکھ جائیں جو یورپ، امریکہ اور جاپان میں تعلیم حاصل
کرتے ہیں۔

ایک انگریز طبی مشریقی کی کوشش سے پہنچنے میں ایک عمدہ طبی
اسکول کھولا گیا تاکہ جنیوں کو علم طب کی تعلیم دی جائے اسکے ابتدائی مصارف عام





چندے سے ادکنے کے جس میں علاوہ چینیوں کے غیرملکی بھی شرکت ہم گورنمنٹ اس اسکول (لیونین پریکل کالج) کی دی ہوئی سند کو مانتی ہے اور اسکو سالانہ امداد بھی دیتی ہے۔

لیونین (Lyon) میں علاوہ ایک چینی یونیورسٹی کے جس میں (۱۲) غیرملکی اور رسمی چینی رووفیسروں ہیں۔ ایک ایگلکلو چائینز کالج، ایک صنعتی اسکول (جو ایک جایا نی کے زیر نگرانی ہے) بھی کالج اور دوسرے پر ایمپوٹ اسکول بھی ہیں۔

۱۹۰۴ء میں لندن اگسٹوڈ کمیٹی اور کنڑاڈ ایک یونیورسٹیوں کے نمائندوں کی تجویز سے ایک اسکم لندن میں پیش کیا گی تھی کہ وسط چین میں ایک یونیورسٹی نئی قائم کی جائے۔ لیکن کمی رووفی کی باعث اس کا کوئی نتیجہ نہ تکالا۔

شنگھائی (Shanghai) اور دوسرے بنادر میں بہت سے پرنسپلیٹ (Protestant) اور کیتھولک (Catholic) اسکول اور کالج ہیں جہاں انگریزی اور فرانسیسی زبانیں اور دیگر مغربی علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ چین میں مختلف قسم کی کل ۵۵ ہزار درستگاہیں ہیں جن میں طلباء کی تعداد قریب ۱۶ لاکھ کے ہے۔

جب سے یہ طبقہ پایا ہے کہ امریکہ چین کو تسلیم کا تاوان جو ۵۰۵۳۵۰ میں روپیہ ہوا پس کرنے اس وقت سے چینی گورنمنٹ اپنے طلباء کو تعلیم حاصل کرنا کر رہا ہے امریکیہ بھی ٹکی ہے اور اس وقت تین مقسے زیادہ طالب علم چین میں عورتیں بھی شامل ہیں وہاں زیر تعلیم ہیں۔

ہانگ کانگ میں ایک یونیورسٹی جس میں انگریز رووفیسروں اور ٹنگنگٹاؤ (Hongkong) میں ایک مدرسہ جو جرس معلمون سے پر ہے چینی طلباء کو

بہت نفع پہنچا رہے ہیں۔

غیرملکی کتب کے ترجیح بہت راجح ہو گئے ہیں اور فوجی تعلیم مغربی طرز پر دی جاتی ہے پچاس چینی اخبار نگہداہی سے اور ساٹھ پکیں اور ٹنگٹاؤ سے بخکھتے ہیں اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اخبار ہیں جنکی تعداد قریب سو کے پہنچ گئی ہے علاوہ چینی زبان کے انگریزی اور فرانسیسی زبان میں بھی روزانہ ہفتہ وار اخبار جاری ہیں اور اس طرح غیرملکی لوگوں کو کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

ہندوستان اسلامیہ کے اعداد حسب ذیل ہیں۔

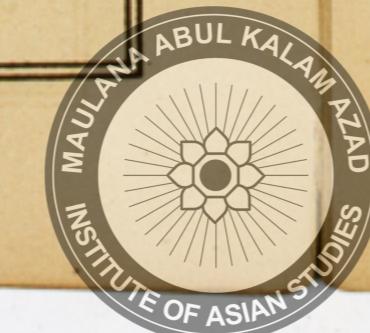
| جو کلمہ پڑھ سکتے ہیں | جونہیں کہہ پڑھ سکتے ہیں |
|-------------------------|-------------------------|
| ہیں جہاں کی تعلیمی حالت | ۱۹۰۴ء کی پوری تین |
| مرد | ۱۹۹۸۳۶۶۸ |
| عورتیں | ۱۵۱۳۹۶۰۳ |

ہندوستان میں دو قسم کی درستگاہیں ہیں۔ ایک وہ جنہیں سرکاری سرنشیتہ تعلیم یا یونیورسٹیوں کا مجوزہ نصاب تعلیم راجح ہے اور یا تو الحکما و قضاۃ فو قائماء کیا جاتا ہے۔ یا یونیورسٹیوں کے اتحادوں میں ان کے طلباء کو شرکت کے لئے بھجنہا پڑتا ہے یہ درستگاہیں "پبلک" کہلاتی ہیں خواہ انتظام پبلک یا پر ایمپوٹ طریقے سے کیا جائے۔ دوسری وہ جو ان شرکت کو پورا نہ کریں اور یہ پر ایمپوٹ کہلاتی ہیں۔ پبلک درستگاہوں میں حسب ذیل طریقے سے تعلیم دی جاتی ہے۔

(۱) پر ایمپری اسکول جن کا منتشر ہے کہ دیسی زبانوں میں پڑھنا لکھنا اور دوسرے ابتدائی علوم پڑھائیں۔

(۲) سینکڑی اسکول جن میں میری کولیشن یا اسکول لیونگ سٹریفکٹ کے درجنوں تک تعلیم دی جاتی ہے۔

۱۹۰۴ء میں (۱۹۰۴ء میں)



حسب ذیل نقشے مختلف صوبوں کی درگاہوں اور طلباء کی تعداد اور اخراجات جو عام
تکمیل پر ۱۹۱۲ء میں تھے معلوم ہوگی۔

| اخراجات | پیلک درگاہوں | پرائیوٹ درگاہوں | صوبہ | | |
|---------|---------------|-----------------|---------|---------|---------|
| | | | ل Cedad | طبیا | ل Cedad |
| | بنگال | ۵۵۸۵۸ | ۲۲۱۷ | ۱۶۶۲۶۴۵ | ۳۰۶۸۶ |
| | سندھ | ۱۲۱۱۹۶۳۰ | ۹۳۱۶۹ | ۵۸۴۲ | ۶۹۳۱۶۴۹ |
| | پنجاب | ۸۳۲۰۷۶۵ | ۷۲۱۳۹ | ۳۲۷۶۹ | ۳۳۲۸۵۲ |
| | سرحدی | ۹۶۲۱۹۰ | ۸۲۳۲ | ۵۶۶ | ۲۹۷۴۰ |
| | بر صفا | ۵۳۳۶۱۳۵ | ۱۶۶۱۶۰ | ۱۴۲۹۸ | ۲۷۰۲۶۳۳ |
| | متوسطہ بار | ۳۲۸۷۸۰ | ۳۱۶ | ۱۰ | ۳۲۷۶۹۳۱ |
| | بخارا و اربیس | ۷۱۸۸۲۶۵ | ۳۶۳۶۴ | ۴۹۹۲۶۶ | ۲۶۸۸۷۶۵ |
| | اجیر نماڑوں | ۲۰۸۸۱۵ | ۷۸۳۸ | ۱۳۵ | ۷۰۵۱ |
| | گور | ۱۰۹۵۳۰ | ۶۳۰ | ۳۱ | ۶۹۳۲ |
| | دراس | ۱۵۶۴۲۲۸۵ | ۱۱۶۲۳۲ | ۳۶۸۲ | ۱۲۸۵۹۵۰ |
| | بیجی | ۱۵۳۳۲۲۰ | ۸۰۸۵۸ | ۳۰۶۰ | ۹۰۶۸۲۶ |
| | آسام | ۱۹۰۳۵۹۰ | ۶۸۲۹ | ۱۸۸ | ۱۸۶۳۶۲ |
| | دھلی | ۲۲۲۳۸۵ | ۳۶۹۲ | ۱۰۸ | ۵۵۶۸ |
| | میران | ۹۰۶۳۵۰۳۵ | ۶۶۹۳۹ | ۳۰۱۷ | ۷۵۴۹۵۳ |

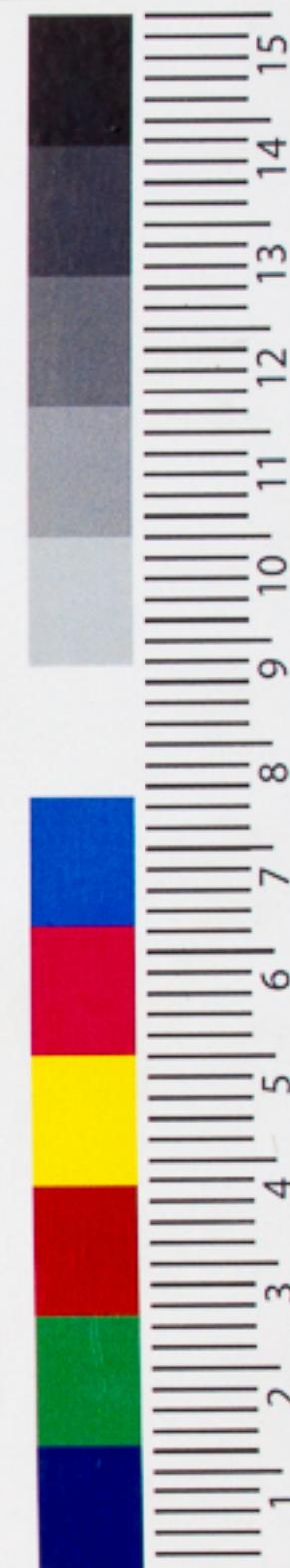
پیلک درگاہوں کا مختلف سالوں میں خچ حسب ذیل یہاں میں صفت سوزا اور

یہ اسکول انگریزی اور ورنگلہ بانی اور مذہل کمالتے ہیں۔
(۱) کالج جمنین طلباء میٹر کولیشن پاس کر کے داخل کئے جاتے ہیں اور ڈگری کے لئے
تیاری کرتے ہیں۔ ہندوستان کے کالج حسب ذیل پانچ یونیورسٹیوں سے متعلق ہیں۔
کلکتہ، بمبئی، مدراس، پنجاب، اور آکے اباد۔ ائمہ علاوہ ہندو رخاص درگاہ بھینجی ہیں
شلائی صنعتی اسکول جو مختلف ہسٹری، صفت اور انجینئری وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔
قانونی اسکول، طبی اسکول و کالج، ٹریننگ کالج، اور نارمل اسکول جن میں علم تیار
کے جاتے ہیں۔
۱۹۱۲ء میں مختلف درگاہوں اور انکے طلباء کی تعداد حسب ذیل نقشہ میں ظاہر ہوگی۔

| اقام کالج اسکول | عورتوں کی تعداد | مردوں کی تعداد | طلبا |
|---------------------------|-----------------|----------------|---------|
| کالج | ۱۲۷ | ۱۱ | ۳۰۷۵۲ |
| سینڈری اسکول | ۵۰۰ | ۴۰۴۵ | ۹۲۸۵۰۶ |
| پرائیوٹ اسکول | ۱۳۶ | ۱۱ | ۳۲۳۵۱۰۵ |
| ٹریننگ کو روکے رخاص اسکول | ۸۶۷ | ۴۰۸۰ | ۱۴۸۸۹۳ |
| پرائیوٹ درگاہوں | ۱۹۹۸ | ۳۸۱۶۵ | ۵۹۱۶۵۳ |

خاص درگاہوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- (۱) ازاد انتظامی ٹریننگ اسکول - ۵۳۲- ۵ جن میں ۱۳۳۳۸ طلباء تھے۔
- (۲) زنانے ٹریننگ اسکول - ۸۶ " ۱۶۰ طلباء تھیں۔
- (۳) آرٹ اسکول - ۱۰ " ۱۵۳۳ طلباء تھے۔
- (۴) قانونی اسکول - ۲ " ۲ طلباء تھے۔
- (۵) بیجی اسکول - ۲۲ " ۳۵۳۰ طلباء تھے۔
- (۶) اجیر نما و مدرسے اسکول - ۱۹ " ۹۵۲ "
- (۷) صنعتی و حرفی اسکول - ۲۲۵ " ۱۱۵۱ "
- (۸) تجارتی اسکول - ۶۳ " ۳۱۵۳ "
- (۹) زراعتی اسکول - ۲ " ۵۶ "



چاروں امپیریل یونیورسٹیاں ہیں اور ٹوکیو (Tokyo) کیوٹو
ٹوہو کو (Toho) اور کنشن (Kyushu) نام سے مشہور
ہیں پہلی یونیورسٹی میں قانون طب، ادب، سائنس، انگلیزی اور زراعت۔
دوسری میں قانون طب، ادب، سائنس اور انگلیزی تیسرا میں زراعت
اور انگلیزی اور چینی میں صرف انگلیزی کے کالج ہیں۔ یہ سب گورنمنٹ کی
مداد سے جاری ہیں۔

| نام یونیورسٹی | کل تعداد پروفیسران غیر ملکی | پروفیسران غیر ملکی | طلبا | م ۹۸۷ |
|---------------|-----------------------------|--------------------|------|-------|
| لوگیو | ۳۷۲ | ۱۰ | | ۱۲۲۶ |
| کبود | ۱۵۸ | ۵ | | ۸۵۸ |
| ٹوہرگو | ۱۰۶ | ۲ | | |

ان کے علاوہ بہت سے دوسرے مدرس کو الجی گورنمنٹ امداد دیتی ہے۔
۱۱۔ اس سالہ ایک تعلیمی اخراجات ۹۴۹۲۹۸ یعنی (۰۷۰۷۰۳۹۵۳۹) روپے تھے
۱۲۔ اس سالہ میں چاپان میں ۵۰۵ ہم لائبریریاں تھیں جن میں مختلط کتابوں کے ۵۰۲ ہم
کتابوں کے ۸۷۸ چاپائی و چینی اور باقی یو۔ پی۔ کتابیں تھیں۔
۱۳۔ اس سالہ میں ۳۲ ہم مختلف کتابیں اور ۲۰ رسائل مطبوعاتیں تھے۔

مُرکّب اُٹکی میں رُکون اور رُکیون کی ابتدائی تعلیم بارے نام صفر دری ہو۔ تعلیم کے متعلق سب سے ناقانون ایک پروٹشل لائے ہے جو۔۔۔ اکتوبر سالہ ع کو پاس ہوا اُسکے موافق ۷ برس سے ۱۶ سال کی عمر تک ہزجہ کو پرائمری تعلیم حاصل کر سکے جائیں گے۔ ملکہ آبادی تقریباً ۲۱۲،۰۰۰ سے ۲۳۰،۰۰۰ تک پہنچ گئی۔

فیسون اور صوبہ کی مالی امداد سے اور باقی مقامی طیکس، مینو نسلٹی اور دیگر عملیات سے صرف ہوا ہے۔

١٩٠٤-١٩٠٣-١٩٠٢-١٩٠١-١٩٠٠-١٩٠٩-١٩٠٨-١٩٠٧-١٩٠٦-١٩٠٥-١٩٠٤-١٩٠٣-١٩٠٢-١٩٠١-١٩٠٠

گورنمنٹ سے وظائف بھی دئے جاتے ہیں کہ ایک طالب علم اسکوں ہو کا جن تک تعلیم حاصل کر سکے۔ ان کے علاوہ میکنیکل (صنعتی) وظائف بھی ہیں اور دوسرا کاری وظیفہ بھی ہیں جو بندوں سامنے گرد بچوں میں کو اس لئے دئے جاتے ہیں کہ آنکھاتان کی یونیورسٹیوں میں جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔

با وجود یک حال من تعلیم نے بہت ترقی کی نہیں مگر طبیعت کا سکنے والوں کا اوسط بہت بھی کم ہے۔ برٹش انڈیا میں فی صدی ۱۸۰۰ء ایکٹ کے اور ۱۸۵۷ء کی انقلابی میں دخل ہن۔

^{۱۹} عہد میں سندھ و تان سے ۷ ہم بھ۔ اخبار مختلف زبانوں میں نگلکھا تھے۔

جاپان ایسا جاپان میں ابتدائی تعلیم لازمی ہے سماج شمسہ عین ۱۹۱۳ء میں برس سے ۱۹۱۴ء تک کی عمر اسکول کی عمر کے ساتھ لامبہ زمانہ پر کی تعلیم تھی ۱۹۱۴ء کی تعلیمی حالت حسب ذیل ہے

| مدارس | تعداد | تعداد مدرسین | تعداد طلباء |
|----------------------------|-------|--------------|-------------|
| ابتدائی مدارس | ۲۵۲۵۰ | ۱۵۲۵۳۶ | ۷۰۲۱۴۹۷ |
| مڈل اسکول | ۳۱۲۷ | ۴۰۹۲ | ۱۲۵۳۰۷ |
| ہائی اسکول ریلوے کونسٹرکٹر | ۳۵۰ | ۳۳۰۰ | ۶۷۸۰۹ |
| ناریل اسکول | ۸۲ | ۱۰۱۱ | ۲۶۰۷۴ |
| اپنیل اور سینکلیل اسکول | ۶۶۷۷ | ۸۰۹۱ | ۳۷۹۸۵۸ |
| مختلف مدارس | ۳۰۶۸ | ۹۳۴۵ | ۲۰۳۱۱۷ |
| پونیورسٹیاں | ۱۹۱۶ | ۵۲۳۱۲۰۸۰ | ۳۸۷۳۷ |
| علی آبادی | ۱۹۱۶ | ۳۴۹۴۰۵۷۶ | ۵۷۳۷ |

ضروری ہے۔ یہ تعلیم سرکاری مدارس، قومی مدارس یا پرانی مدارس میں اور جنگ شرکاء کے مکان پر بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ سرکاری مدارس براہ راست وزارت تعلیم عاملہ کے ماتحت ہیں جو دوسرے مدارس کے معاملہ کا بھی انتظام کرتی ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے پرانے ہندی مدرسے ایک باقی ہیں۔ ابتدائی تعلیم میں حسب ذیل صائم شامیں شامل ہیں۔ ترکی زبان، کلام پاک، حساب، تاریخ، جغرافیہ اور مختلف قسم کے ہاتھ کے کام اسے ۶ سال کی عمر تک کر لڑکوں کے لئے مدارس میں ہیں۔

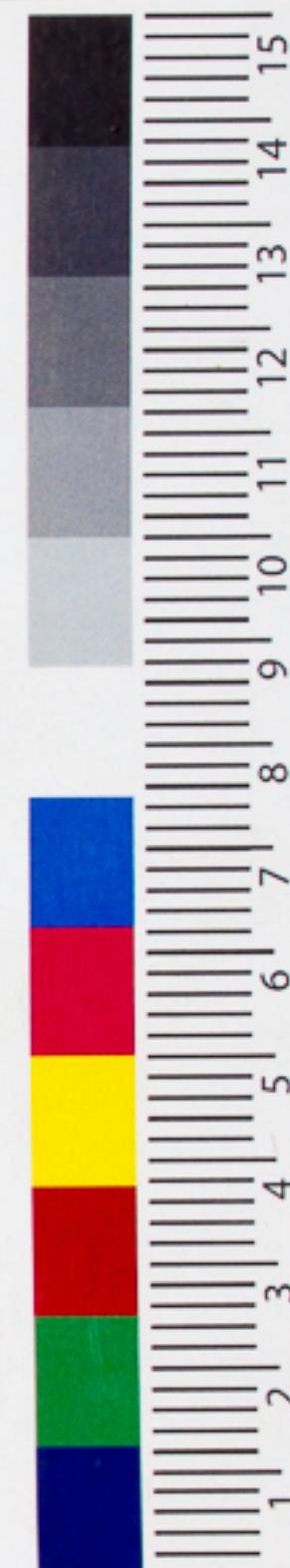
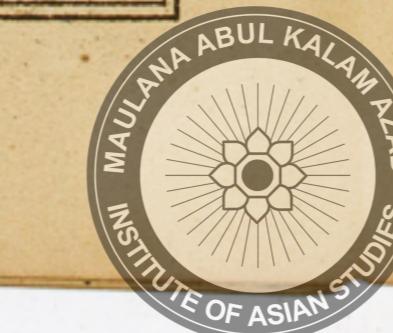
حلب میں (۱۹۰۷ء) اسلامی (۱۲۵۰ھ) عیسائی اور (۱۳۰۰ھ) یہودی مدرسے ہیں جنہیں بالترتیب ۱۹ ہزار اور ۱۰ ہزار طلباء ہیں۔ علاوہ عمومی تعلیم کے پندرہ مدارس ہیں فرانسیسی زبان اور بعض میں انگریزی بھی سکھائی جاتی ہے۔ حدود سلطنت اگر اندر مختلف قسم کے مدارس کی تعداد تقریباً ۶۰ سال اور طلباء کی ۱۰۰ سال ایام درم شماری کے حساب سونپی ۲۲۰ ایکس ہو ملبوں کو لئے ٹریننگ اسکول بھی ہیں لیکن عام طور پر سرکاری مدارس کی تعداد کم ہے۔ دوسری قوموں کے بیرونی مدارس کی تعداد بہت زیادہ ہے جس کو فرانسیس انگریزی اور امریکن مشتری چلاتے ہیں۔ قسطنطینیہ میں ایک یونیورسٹی برلنے نام تسلیم ۱۹۰۸ء میں قائم کی تھی جو ۱۹۰۸ء میں سلطنت کی تبدیلی کے وقت سے دوبارہ ترقی دیجاتی ہے۔ اب اس میں پانچ شبہ ہیں۔ آرٹ سائنس، دینیات، قانون اور طب مغربی۔ شبہ طب سے ملٹری پلکل اسکول کے ایک نئی عمارت میں واقع ہے جو باسفورس کے کنارے سقوطی کے جانب نہایت شان سے کھڑی ہے۔ بہت سے اپنے اسکول بھی ہیں جو سرکاری بھی ہیں اور قومی بھی۔ مثلاً سرکاری آرٹ اسکول یونانیوں کی ایک بڑا پرانا قومی اسکول ہے جس میں ۱۰۰۰ طلباء ہیں اور ایک یونانیوں کا نہیں اسکول جسیں۔ طلباء ہیں

۱۹۰۷ء کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں میں فی ہزار ۱۸۰۰ اور عورتوں میں فی ہزار ۲۰ خوانہ آدمی ہیں۔ اس سال تک قائمی معاملات میں گورنمنٹ کا صرف اتنا تھا کہ مغربی طرز پر ایک ایسا انصاب تعلیم تیار کرے جو مصروفین کو لئے مختلف ملازمتوں اور پیشوں میں کارآمد تابت ہو۔ اسکوں کا یہ سشم اول والرے محمد علی پاشا کے مغرب پسند جو شکانتیجہ ہے۔ پہلے پرانی مدارس ہوتے ہیں پھر سینڈری اور انکے بعد یرو فیشن کا یہ جن میں قانون طب، انجینئری، علاج مولیشی، فوجی کام اور علمی شامل ہیں۔ انکے علاوہ بہت سے اپنے اسکول بھی ہوتے ہیں جن میں حساب و کتاب، تجارت، زراعت، ٹیکنیکل پوس اور دیار گری کی تعلیم دی جاتی ہے۔

تمام نک میں پرانے دیسی مدارس جنکوں کتاب کہتے تھے پھیلے ہوئے تھے۔ ۱۹۰۷ء میں قائمی وزارت کے کوشش کی کہ الفاظ و معاملے کے ذریعہ تو ان کتبوں کو اپنے زیر نگرانی نے آئے۔

گورنمنٹ کی امداد اُس وقت دی جاتی تھی جبکہ ان کی تعلیمی حالت اچھی ہو جاتی چنانچہ یہ ایک بہت کامیاب ہوئی اور ۱۹۰۷ء و ۱۹۰۸ء میں ۱۰ ہزار کتاب کو جن میں ڈری لا کہ کے قریب لڑکے اور ۱۶ ہزار سے زیادہ لڑکیاں تعلیم پائی تھیں۔ قریب ۲۰ ہزار پاؤ نڈر۔ (ہر دو پئے) کے گورنمنٹ مددی تھیں۔ اسکے پیش و پیش ایک پکڑ و اپکڑ میں اور ۱۳ سب اپکڑ صرف ان درستگاہوں کی ترقی اور بہبودی کے لئے مقرر ہیں۔

ان درستگاہوں کے سلسلہ میں گورنمنٹ نے حال میں تجارتی مدارس بھی قائم کئے ہیں جن میں خواری اور دہا توں کا کام سکھایا جاتا ہے۔ قاہرہ اور دوسرے مقامات پر ایسے مدرسے پر اسٹوٹ لوگوں نے اور صوبوں کی کارکنوں نے بھی قائم کیے ہیں۔



بعض مقامات پر زراعت بھی شامل کرد گئی ہے۔

حسب ذیل نقشہ سے ۱۸۹۶ء اور ۱۸۹۷ء کی تعلیمی حالت کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا۔ اُن درستگاہوں کی فہرست ہے جو صریح گورنمنٹ کی نیزگرانی

ہیں۔

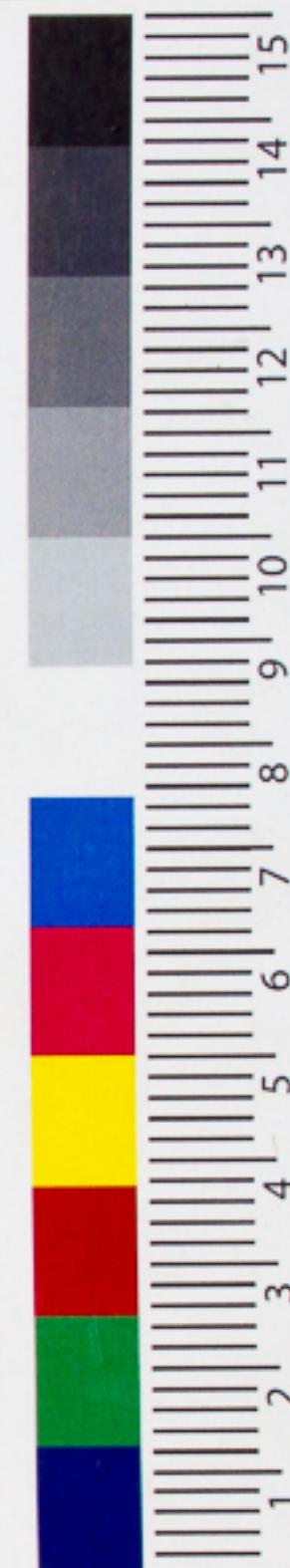
| سال ۱۸۹۷ء | | | | |
|-----------------------|-------|--------|-------|--------|
| نام کالج | شاگرد | تعداد | شاگرد | تعداد |
| | لڑکے | لوگیان | لڑکے | لوگیان |
| طب | ۳۰ | ۱ | ۱۱ | ۲۶۳ |
| قانون | ۵۵ | ۱ | ۰ | ۲۶۴ |
| اخینیری | ۲۹ | ۱ | ۰ | ۱۸۳ |
| فوہی | ۲۰۳ | ۱ | ۰ | ۸۰ |
| علاج مویشان | ۰ | ۰ | ۰ | ۷۱ |
| تعلیمی | ۲ | ۳ | ۰ | ۶۱ |
| اسکول قضا | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۲۹ |
| زراعت | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۰۰ |
| تجارت و صابکت | ۰ | ۰ | ۰ | ۸۶ |
| (فناصر و صنعتی مدارس) | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۲۹ |
| زراعت داریانی | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۲۲ |
| تجارت و صنعتی کتاب | ۰ | ۰ | ۰ | ۲۰۰ |
| صنعتی | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۵۴ |

| سال ۱۸۹۶ء | | | | |
|----------------------------|-------|--------|-------|--------|
| نام کالج | شاگرد | تعداد | شاگرد | تعداد |
| | لڑکے | لوگیان | لڑکے | لوگیان |
| تجارت البدائلی | ۱۴۲۵ | ۱ | ۰ | ۰ |
| تعلیمی | ۱۰۴ | ۲ | ۰ | ۰ |
| دونسل کاظمی تعلیمی | ۵۳ | ۲ | ۰ | ۰ |
| فرس و دیگری | ۳۲ | ۱ | ۰ | ۰ |
| پولیس | ۲۶۲ | ۱ | ۰ | ۰ |
| ریفارٹری تایبی | ۲۲ | ۲ | ۰ | ۰ |
| سینڈری اسکول | ۲۶۷۱ | ۶ | ۰ | ۹۱۶ |
| ہائیری اسکول | ۳۴۶۹ | ۳۲ | ۲۰ | ۹۰۰ |
| مکتب البدائلی فرنکول اسکول | ۵۳۲۲ | ۱۶۹ | ۳۲۲ | ۲۵۸۲ |

جنوری ۱۸۹۶ء کے قانون کے مطابق صوبہ کی کو نسلوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ عارضی ٹکس دھول کر کے تعلیمی حالت کو ترقی دی جائے۔ ٹکس کا ۰۔۷ فیصدی ابتدائی اور دستکاری وزراعت کی ترقی تعلیم میں صرف کیا جائے اور باقی ۰۔۳ فیصدی ٹکل اور دوسرے بڑے اسکولوں کی ترقی میں صرف ہو۔

سال ۱۸۹۶ء تک علاوہ ۲۷ کتاب (مکتب) کے کل درستگاہوں کی تعداد ۱۱۳۵۸ (۱۱۳۷۰) تھی جس میں ۷۰۔۰٪ صرفی، ۳۰٪ افرانسیسی درستگاہیں اور باقی انگریزی، امریکن غیرہ تھیں۔ کل طلباء کی تعداد ۶۲۳۵۶۴ اجن میں ۱۲۲۵۱۸ لڑکے اور باقی لوگیان تھیں۔

ایران ایران میں تعلیم کا سوال حال ہی میں اہم اور باعث دیکھی ہوئے۔ مختلف سطح آبادی تقریباً ۹۰ لاکھ



مادرج کی بہت ہی درستگاہیں بالکل یورپین طرز پر کھولی گئی ہیں۔ اور تعلیمی وزارت نے از سرفو تبدیلی اور ترقی کی ہے۔ تعلیمی کوشش جو بھی بنائی گئی ہے ہنایت مفید کام انجام دے رہی ہے اور نہاد تعلیم میں بھی خاص ترقی ہوئی ہے۔ کما جاتا ہے کہ اسوقت قریب ۱۰۰ اور سکا ہوں کے ہیں جن میں دولون صفت کے قرب وہ زار کے طلباء ہیں۔

بہت سے کالج (مدرسے) ہیں جو عامہ چندوں سے جاری ہیں اور جن میں فرنگی تعلیم اور فارسی و عربی ادب اور کچھ سائنس کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ بہت سے مدرسے بچوں کے لئے بھی ہیں۔ علاوہ اسکے پرائیوٹ ٹیوٹ وون کا بہت رواج ہے وہ ہر خاندان جو کافی دوستی موتا ہے ملائیں ملکتی ہے۔

۱۹۴۸ء میں طهران میں ایک مدرسہ مختلف عربی علوم سکھانے کے لئے قائم ہوا تھا جس میں بہت سے یورپین پروفیسر تھے اُس نے ایران میں مغربی زبانوں اور سائنس حاصل کرنے کا رواج کر دیا۔ اور بہت نفع پہنچایا جا ہے ایں چار فرانسیسی پروفیسر اس مدرسہ میں اور مقرر ہوئے ہیں طهران اور تبریز میں قومی مدارس بھی ہیں۔

۱۹۴۸ء میں ایک جرمن اسکول کھو لگیا ہے جسکو ایران کی گورنمنٹ سو ۳۶۰ ہزار روپے اور جرمنی سے ۵ ہزار روپے سالانہ کی امداد ملتی ہے۔ عمارت کے واسطے جرمنی میں پرائیوٹ چنڈہ کیا گیا اور ہنایت عدہ اور شاندار عمارت جس میں ۱۰۰ طلباء تعلیم پا سکیں اور پانچ جرمن پروفیسر مع اہل و عیال قیام کر سکیں تیار کی گئی۔ اس مدرسہ میں دس بارہ ایرانی مدرس بھی ہیں اور اسوقت ۱۰۰ طلباء تعلیم پا تے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک فرانسیسی مدرس بھی ہے لیکن عام تعلیم صرف کلام محمد کے پڑھنے تک محدود ہے۔

ایک پونکٹ کالج (مدرسہ) یا سی بھی نہ ہے میں قائم کیا گیا تھا۔ جس میں فارن آفن کی ملازمت کے قابل بنانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں اب سما طلباء ہیں اور فارن آفس اس کے قیام کے لئے ۵ ہزار قران سالانہ ادا کرتا ہے۔

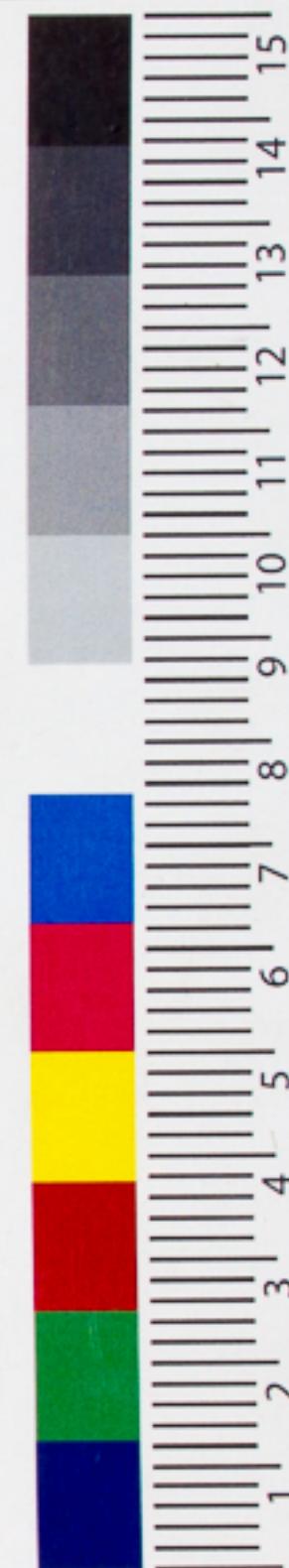
ٹے پایا ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے طلباء کو اعلاء تعلیم کے لئے یورپ کے مختلف ممالک میں بھیجا جائے۔ یہ لوگ ایرانی نوجوانوں میں سے قابلیت کی وجہ سے منتخب کئے جاتے ہیں اور انکو ایک مقابلوں کے امتحان میں شرکت ہونا پڑتا ہے اسیں سے ہر ایک کو ایک خاص علم سیکھنا پڑتا ہے جو گورنمنٹ نامزد کرتی ہے اور ایک افسر نے ہر ایک بھیجا جاتا ہے کہ انکی حالت اور ترقی کی روپورث کرتا رہے۔ سما طلباء فرانس میں اور پندرہ ہنگستان میں زیر تعلیم ہیں۔

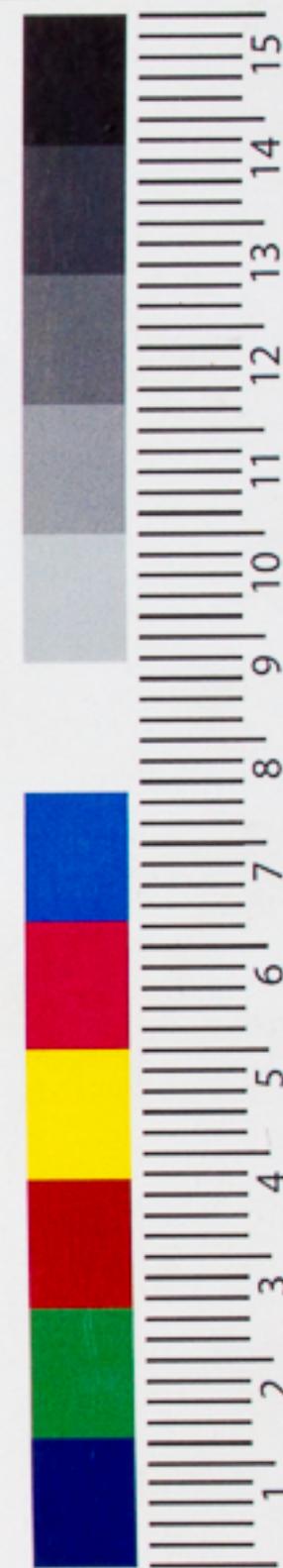
محمد عظیت الہی

(ذییری) متعلم محمد بن کالج علیگڑہ

کیا عورتوں کو شسل سا ہیو نک کام کرنا چاہئے

فرٹرک غلط سے ایک افسر نے جو نئے سا ہی بھری کرتا تھا کہ حضور عالیٰ شخص ملازمت نہیں کر سکتا۔ سبب دریافت کرنے پر اُس نے عرصن کیا کہ وہ عورت ہے اس پر بادشاہ نے پوچھا کہ کیا وہ لڑکتی ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ جناب عالیٰ وہ ہم سے دس شیطانوں کی طرح لڑکی شاہ نے نہیں سے کہا اُسکا نام سلطہ ایرانی سکا۔





درج کراؤ۔
فرانس کی شہزادی میری التو ونا marie vanor گلزار انسان کو جارجنس
(صنفت) پرستیم کیا تھا یعنی مردیہ عورتیں سورت نامدار مرد نامعورت۔
اگر وہ کاٹ نہیں کیتیں تو انکو قواعد کرنے دو۔ اور اگر وہ مرد وون پر فتح نہیں حاصل کر سکتیں
تو انکو جنگیں فتح حاصل کرنے دو جاؤ اور ان سے کہدو کہ میں انکی افسر بنوں گی۔
اس شاہزادی کے الفاظ ہیں۔

دنیا میں بہت سی مشائیں ہیں کہ عورتیں نے کامیابی کے ساتھ تھیں اُنھا کے
اور استعمال کئے ہیں اور اکثر قواعد اور نشانے بازی میں مرد وون کے برادریات ہوئی ہیں
زمانہ حال کی بھی کئی مشائیں ہیں مشاہناہیں (Hannah snell) اُنکے پرانے
شاہ جاچ کی فوج میں بہت بھادری سے کام کیا اور ابھی حال ہیں یونان کی ہیروئن
ہلینا کا نتیجہ (Helena constantina) (Athens) ہلینا کا نتیجہ (Helena constantina) (Athens) پوچی تو
والنیٹریج کرنے شروع کئے اور وہ دونہار کی جماعت کیسا تھہ میدان جنگ میں
گئی اور ترکوں سے یونان کے لئے لڑی۔

لیکن اب جبکہ عورتیں وہ تمام جہانی ریاستیں کرنے لگی ہیں جو اس سے
ہلے صرف مرد وون ہی کا حصہ تھیں اور نہ صرف سواری خشکار اور پیڑہ بیوٹ میں
حصہ لیتی ہیں بلکہ بڑے بڑے فاصلہ پر مل قدمی بھی کرتی ہیں۔ اور جبکہ ہر جگہ عورتیں
کے رالف کلب کھل رہے ہیں تو اس وقت یہ سوال جو اس مضمون کا عنوان ہے
ہنایت موزوں ہے۔ ترقی یا فتح طبقہ اس کا جواب اثبات میں اور دوسرا لوگ
لفنی میں دیتے ہیں ایک عورت لکھتی ہے۔

میم سر کرنیکیے اب جیوانی طاقت کی صرفورت نہیں سائنس کی وجہ سے
جنگ میں مرد اور عورتیں برادری ہیں کچھ عرصہ ہو اکہ میتو ایک ہنایت کمزور عورت

کو دیکھ کر صرف ایک ٹین چھپنے سے اُس نے ناگر کے ہزاروں گھوڑوں کی قوت
کو سترک کر دیا۔ پاہی کے لئے اب قوت اور تیکی ضرورت تھیں چالیس سال کا
عرصہ ہوا کہ لوئی زندگی 2000 queue ملکے امریکہ میں اس محض سے اگ لگادی تھی
کہ عورتیں کیون نہ لپنے ملک کے لئے لڑیں؟ کیا ہمارے جسم اس قابل نہیں؟
میں جوں آن ارک اور بولڈیسیا کی عورتوں کی مشاہیں نہیں
پیش کرتی بلکہ ان عورتوں کو پیش کرتی ہوں جو فرانس پولینیڈا اور ایک میں اپنے بھائیوں
کے دو شش بروشش آزادی حاصل کرنے کے لئے لڑیں اور دریافت
کرتی ہوں کہ کیا عورتیں مرد وون کے برابر استقلال اور رضبوطی سے
نہیں لڑ سکتیں۔ ہمکو یقین کرنا چاہئے کہ حسن قوت پر مبنی ہے اور یہ کہ اگر ہم
مرد وون کو دھاویں کہ ہم تھیں مسلح فوج میں شامل ہوں یا کیوں تیار ہیں تو ہمکو اپنی خوشی
کے طبقہ مرد وون کے سادی اپنیکل حقوق ملیں گے۔
ہبنا سلک ہو جاؤ اور دکھادو کہ تم اُنکی نالائق اولاد نہیں ہو جھوٹ نہیں
لستے گھر اور رانی عزت کی سیکڑوں لڑائیوں میں حفاظت کی ہے۔
تاج بڑے بڑے فوجی افسروں اور جناب آزاد عورتوں کی اس بارہ میں کیا
رکھے ہے؟ مشہور اور تجربہ کار افسروں میں بہت سے افسر عورتوں کو جنگی تعلیم دیتے
کے موافق ہیں۔
چند مشہور افسروں اور عروتوں کی رائیں ذیل میں درج کی جائیں۔
ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک خط بیجا گیا تھا اور اس میں تین سوال
کئے گئے تھے۔
(۱) کیا یہ ممکن ہے کہ ایک عورت پاہی بن سکتی ہے اگر یہ فرض کیا جائے
سلہ امریکہ میں ایک دریا ہے جسکے آبشار سے بر قی قوت حاصل کی گئی ہے۔



کروہ تاکہ تھا اتنہا) تند رسٹ اور جالاک سیہے؟
دہ کی قم اپنے ملک کی خدمت کرنیکو تیار ہو جیے کہ فرانسیسی عورتوں نے
نے ہے عین اپنے ملک کی خدمت کی تھی ویسے سوال صرف عورتوں کی کیا تھا،
وہ اکی قم لڑکوں کی قواعد کرنا اور حفاظت کے لئے ہتھیار اور ماحنا خلافت شان اور
نامناسب خیال کر لے ہو یا تھاری رائے میں لوگیاں بھی اُس سطح جماں دزش
وقمیت حاصل کریں جیسے اڑکے؟
فیلڈ مارشل لارڈ رابرٹس نے جواب دیا کہ "میں اسکو نامناسب خیال
کرتا ہوں اور ناقابل عمل کو عورتوں ہتھیار اٹھا کر ملک کی خدمت کریں۔ یہ بھی ضروری
خہین کہ دوسرا ملک کی طرح ہم بھی نوجوانوں کے لئے عام فوجی تعلیم اعطا کریں
میری رائے میں عورتوں کو جماں دزش کرنا چاہے داصلے کروہ خود
ہتھیار اٹھائیں بلکہ اسٹے کروہ تند رسٹ اور روئی اولاد پیدا کر سکیں۔
"میری رائے میں یہ بہت ضروری ہو کہ تمام عورتوں کو تیار داری اور داد
اوے (aid and comfort) کی تعلیم دیجائے۔ کیونکہ اس طرح وہ پبلک کے لئے
زیادہ مفید ہنگی۔"

سرجان فرنچ کی رائے ہے کہ اگر واقعات ایسے پیش آجائیں کہ عورتوں کو
منفری عورت نہ رہے تو وہ ضرور بھادری اور بے غرضی سے کام کرنیکیں لیکن کسے
ساتھی وہ کہتے ہیں کہ جنگ کے زمانے میں وطن پرستی کے اطمینان اور اپنے کو
مفید ثابت کرنے کی عورتوں کے لئے اور بہت سی رائے ہیں ہیں رشتلاً محرومین
کی تیار داری وغیرہ۔

ایک سفر پریث دیڈرسن والٹن ہوم ایلی (Mrs. Holme Elmy)
(Holme Elmy) اپنی رائے کا اس طرح اطمینان کرتی ہے۔

" مختلف مالکوں میں عورتیں اپنی سپاہیا نہ قابلیت ثابت کر سکی ہیں۔ لیکن
میرے خیال میں بہت کم انگریز مرد اور عورتیں اسکو مناسب سمجھنے کی کایاں تصور
مال عورت جو لبٹے ملک کی دوسرے طریقوں سے خدمت کر سکی ہو۔ اس عمر
میں سپاہیا نہ پیشہ اختیار کرے۔

لارڈ رابرٹس کی اس رائے کے متعلق کہ لڑکوں کو مثل راڑکوں کے فوجی تعلیم
دینا چاہے۔ میری وجہ بہت ہے کہ اعلیٰ جسمانی ترقی کے لئے فوجی تعلیم و تربیت کوئی
ضروری چیز نہیں خواہ اسکو مرد حاصل کرنا چاہیں یا عورتیں۔ میری بھی خیال ہے
کہ جنگ کی خواہش ہیں کوئی نمایاں ترقی ہونا اس قوم پرخت ترین بلا و مصیبت کا
آن ہے"

ایک مشورہ کی کھلیئنے والی اور جماں دزشون میں مشاق میں ایسیں کی سیں
بیلڈ اسٹن (Lord Baden-Powell) کی تھا کہ لڑکیوں کو تھاں پہنچنے کا حق ہے
چھیس سال سے عورتوں کے اعضا و وضع قلعے میں ایک خایاں تغیر پورا ہے
مرد کمزور پسند ہو تو عورتیں مضبوط اور بلند قام است اور ورزشی ہوئی جاتی ہیں۔

عمدًا دریاؤں پر رکھا جاتا ہے کہ کمزور اور تنگ سینہ مرد کشیوں میں مواد
ہرچکو قوی لجستہ اور انہوں نہ دفعہ وقت والی عورتیں جیاتی ہیں مجھے یقین ہے کہ اگر عورتوں

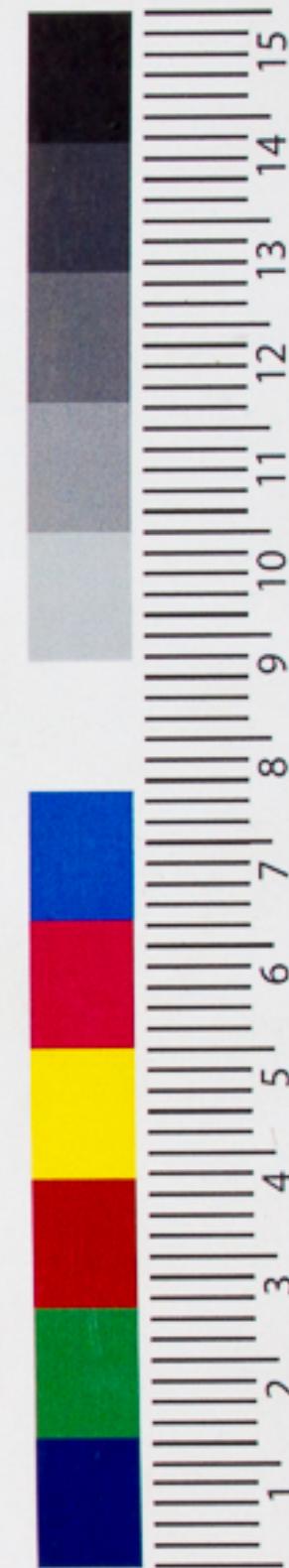
کو مدد و دع کا استعمال سکتا با جا سے تو وہ جنگ میں بہت مفید ثابت ہوں گی۔

اب جبکہ یہ ثابت ہو گی کہ مرد تیار داری وغیرہ کا کام اپنی طرح انجام دیکھتے ہیں تو

عورتوں کو فوج میں بھری کرنے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس وقت

برطانیہ غلطی میں عورتوں کی تعداد مددوں سے یورپی ایکٹرز زیادہ ہے اور چونکہ یورپیں

نہ شوہر حاصل کر سکتی ہیں اور اتنا کو ما دری اونکار لاحق ہوں گے تو انکو فوجی خدمت
کے کیوں باز کھلا جائے میں بالکل تیار ہوں گے۔



مس اگلیں ہر بڑ جو نشا نہ بازی میں طاقت ہے ان سوالات کا جواب
لفی میں دیتی ہے اور کہتی ہے کہ میں ملک کی خدمت کے لئے مثل ایک سپاہی
کے تیار نہیں لیکن فوج کے ساتھ جانے اور دوسری طرح پہنچنے کو مفید ثابت
کرنکرو تاہم وہ اسکو مناسب سمجھتی ہے کہ عورتوں کو فون حرب کی تعلیم دیجائے
تاکہ آرندانو استہ بڑا وقت پڑے تو عورتیں بھی کچھ کر سکتیں وہ اسکو بھی مانتی ہے
کہ آرچورتوں کو سایہ بنایا جائے تو موجودہ مسئلہ کہ ہم اپنی لڑکیوں کے ساتھ
کیا کریں، اصل پوچا گا لیکن اسکی بھی یہی راستے ہے کہ عورتیں دوسری طریقوں
سے ملک کر کار آمد ہو سکتی ہیں۔

لبنی لڑکیوں کی اقداد نسبتاً بہت زیاد ہے اور آج کل ان ٹھکان میں یہ مسئلہ
عام ہے کہ ہم لڑکیوں کے ساتھ کیا کریں۔

ایک اور عورت بھی اسکے موافق ہے کہ عورتوں کو جنگی قواعد وغیرہ کی
تعلیم دیجائے لیکن میدان جنگ میں جا کر بڑنا عورتوں کے لیے امناسب خیال
کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ ہم سپاہیوں کو دنیا میں لائیں۔
آخر میں ہم ایک مشہور فرانسیسی ایکٹریس کی رائے درج کرتے ہیں، کہتی ہو کہ
مجھے یاد ہے کہ جب مینے ڈیوک کا پارٹ کیا تو میرا خیال ہوا کہ صرف اٹھ پر بلکہ
حقیقت دنیا میں کسی طریقے کام کے کرنے میں صفت کا خیال کقدر کم ہاج ہوتا ہے
عورتیں صرف اس لئے کمزور ہیں کہ انہا کر کر مکروہ ہے۔

لیکن الوی شاذ دہم (XVII) نے اسوقت عورتوں کو مکروہ رہنے
خیال کیا ہو گا جبکہ انہوں نے وریزہ میں اسکے محل کا محاصرہ کیا تھا میر انجیر بڑ
کہ فرانس کی عورتیں پر نسبت اور قوموں کے زیادہ نظر قابل اور اولو العزم
ہیں۔ جس طرح سے کرجون آف آرک (goon of a ne) ایک پیدائشی

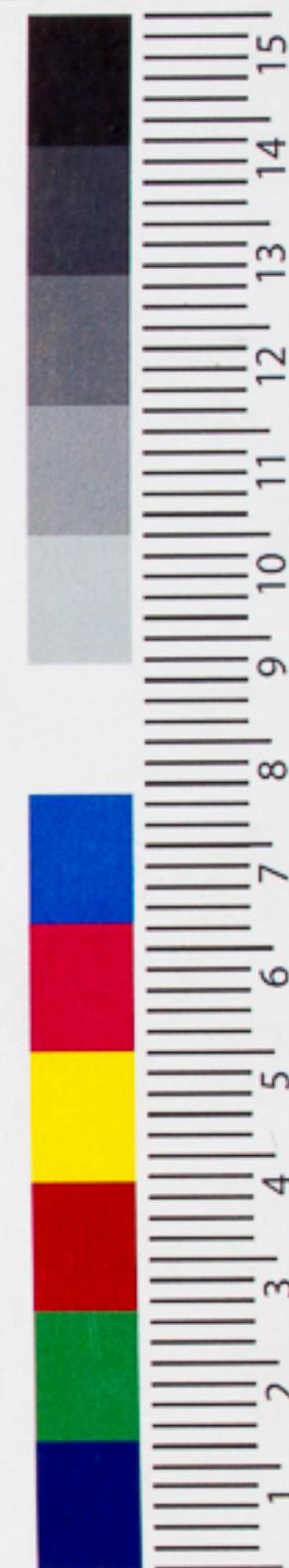
فوجی دلیل رکھی۔ اسی طرح آرچ کوئی خطہ ہو تو مہمت سی عویین بھی ہو گئی جو اگر مرد بزرگ
اور ستم مہت ہو جائیں تو لیڈی میکتبہ کے ہمزاں ہو کر کہہ کر مجھے خبر دو۔
قوٹ مادرن یہ لوگوں میں جس سے یہ مضمون تم جسمہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون کے ساتھ متعار
لصاودیر بھی ہیں جبین دلصورتین قابل ذکر ہیں ایک اٹھارہ سالہ روئی لڑکی
جو اسکوں میں تعلیم پائی تھی اور تما مبدل کر کے فوج میں مثل سپاہی کے شامل
ہو گئی ہے اسکو بھی حال میں سینٹ جارج کی صلیب اعتماد اور اسکی بھی یہی طور پر
دیکھی ہے۔

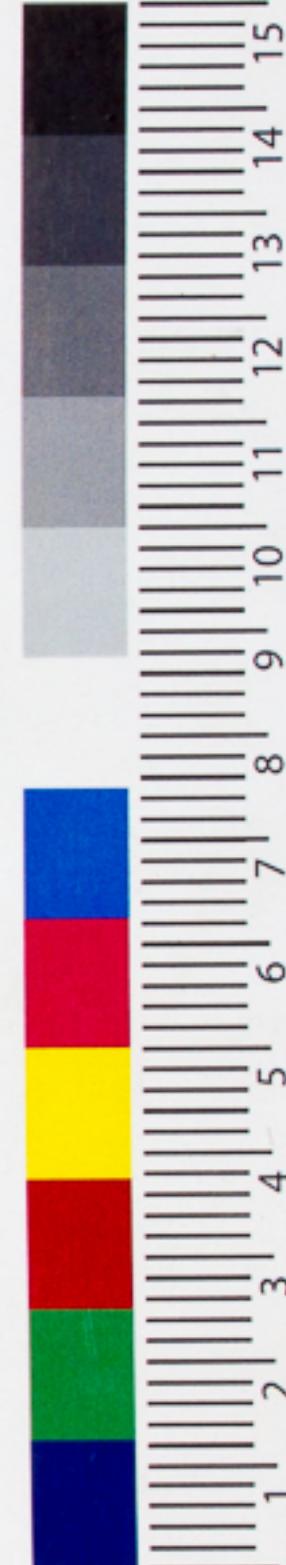
دوسری ایک اور روئی لڑکی کی ہے جو ایک رجنٹ کی کرنل ہے یہ جنگ
میں تین مرتبہ زخمی ہوئی ہے اور اسکو بھی بہادری کے صلے میں سینٹ جارج
کی صلیب عطا کیا گئی ہے۔

عظمت آئی
ترجمہ
(زبیری) سلم محمد کمال

عورت کے کام

مان کے لئے یہ کقدر شرم کی بات ہے کہ وہ اپنے بچوں کے سوالات کا جواب
دنیے سے قاصر ہو یا اُنکے سبقوں میں مدد نہ دیتی ہو۔ اکثر ماں میں جو تعلیم یافتہ
ہیں ہوتیں اور اپنے بچوں کو تعلیمی درستگاہوں میں داخل کر دیتی ہیں کئی موقع پر
پرشیاں ہو کرے خیال کرنے پر مجبور ہوتی ہیں کہ انہوں میں اتنا بھی نہیں جانی کہ اپنے
بچوں کو تسلی نہیں جواب دے سکوں۔





ہم جانتے ہیں کہ بچوں کو بہت سی باتیں والدین سے وراثت میں ملتی ہیں اگر ہمارے دلخواہ روشن ہونے گے، ہمارے خیالات لعلے ہوں گے۔ ہم پسندیدہ اطوار رکھتے ہوئے تو بہت سکن ہے کہ ان خوبیوں کا کچھ حصہ ہمارے بچوں میں بھی آجائے۔ لیکن ان خوبیوں کو حاصل کرنے کے لئے تھوڑی بہت تعلیم ضرور درکار ہے۔ سلسلے ہم کو یہ ہنا چاہئے کہ ماں خود تعلیم فراہم کرنے سے بچوں کو قادریتی طور پر اچھی باتیں سکھادیتی ہے۔ اگر ہبھی ہی سے بچوں کی کافی تکریم اور گرامش سے غفلت کی گئی ہوئی خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بچران عادتوں کو چھڑانہیں ٹڑی ٹڑی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ اسلئے اکثر سرپرینٹ ناظماں کر دیا جائے کہ بچے بری یا تو نکے قریب ہی نہ جائیں تو تھوڑی سی تکلیفت کے بعد ہدیثہ کا راصم ہو جاتا ہے اسکی بہتر آسان ترکیب یہ ہے کہ ماں بچوں کو اکثر محبت اور پیار کے الفاظ منضم ہتھیں کرتی رہے۔ اور اس کے بعد بہت معمولی نگرانی کافی ہوتی ہے۔ ماں کی غفلت سے بچوں میں بہت سی ایسی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں جنکو بچے کوئی عیب نہیں سمجھتے۔ لیکن درحقیقت وہ عیب، اور نقصان دہ عیب ہوتی ہیں۔ مثلاً بہت سے بچوں اور خصوصاً طرکیوں میں یہ عیب ہوتا ہے کہ وہ جب اپنی بھجوں میں بیٹھتی ہیں تو پہنچکری فرادراسی بات بیان کر دیتی ہیں۔ اگر انکو آگاہ نہ کیا گیا تو وہ اس میں کوئی نقصان نہیں سمجھتیں۔ ایک چھوٹی بچی سے ایک شخص نے پوچھا کہ تمہارے باپ کا جامداب بھی کا کب تک ارادہ ہے۔ لڑکی نے کہا کہ میر باپ تک کے... ۶۰ ہزار نامگہا ہے مگر سچاں ہزار تک دیدے گا۔ لڑکی نے یہ خیال گھر میں ساتھا باہر بے تکلف کر دیا اور اسپے باپ کے ۱۰۰۰ ہزار کا نقصان کیا جوں جوں لڑکیاں جوان ہوتی جاتی ہیں اُنکی محنت کے لئے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور طرکیوں کو درجہ اول کی صورت میں بھی جاتی ہے۔

اگر لڑکی گھر کا کام باقاعدگی کے ساتھ کرے اور گھر کے انتظام من کافی حصے تو اُسکے لئے یہ محنت ورزش کے پرایہ جاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ ہر تن دہونا مفید ہے کیونکہ گھر پانی میں ہا تھہ ڈالنا در دسر اور در دکر کے لئے جو لڑکیوں کو عموماً ہو اکتا ہے بہت فائدہ دیتا ہے۔ اس عمر میں کتابوں کا مطالعہ اتنا مفید نہیں ہوتا جتنا گھر کا کام۔ اگر یہ زمانہ قدرت کے مطالعہ اور گھر کے کام کے لئے مخصوص کر دیا جائے تو جہاں اور فائدے ہوتے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اُس کا دماغ ادھر اُدھر کی نیویت کی طرف نہیں بھڑکتا اور بُرے خیالات جو بیکاری میں ذہن میں آتے ہیں دور ہی دور بھٹکا کرتے ہیں۔

بہت سی لڑکیاں آپس میں بیٹھکر گھٹتی ہیں کہ اگر وہ لڑکہ ہوتا تو ہبھی آزادی نصیب ہوتی۔ اور پھر مرد ہو کر دنیا میں بڑے بڑے کام کر سیں بے شک مرد بڑے بڑے کام کرتے ہیں لیکن عورتوں کے کام کیا کچھ کم ہوتے ہیں اگر تم ایک عالیشان عمارت کو دیکھ کر سوال کرو کہ اس سے بڑی کیا چیزوں کی تو ہم جواب دینگے کہ اس کا بنانے والا کیونکہ بی بولی چیز سے بنانے والا بڑا ہوتا ہے اور مرد کو کس نے بنایا۔ مرد کو اُسکی بات کی تربیت نے بنایا جب ہی تو وہ دنیا میں بہم کر دیتے لائق ہوا اگر مرد دنیا میں بڑے بڑے کام کرتے ہیں تو عورتوں کو رشک کرنے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ انکو تو فخر کرنا چاہئے کیونکہ ایسی مثالیں کم ہیں کہ بغیر مان کی تعلیم و تربیت کے مرتنے کا نایاں کئے ہوں۔

عورت اپنے فرائض ادا کر کے وقت کبھی یہ خیال نہیں کرتی کہ وہ کوئی بڑا کام کر رہی ہے بلکہ اپنی در دسری کو لاحاصل تصور کرتی ہے وہ اپنے خاوند کے کاموں کی عزت کرتی ہے دیستی ہے کہ صحیح سے جاتا ہے اور شام کو آتا ہے۔ نئے نئے لوگوں سے ملتا ہے۔ نئی نئی باتیں معلوم کرتا ہے۔ لیکن وہ روز اپنے گھر میں بیٹھی وہی



ایک کام بین دہون کھانا پکانا، بستہ جو جان کپڑے صدیا کرنی ہے۔ اگر عورت بھی مرد کی طرح دنیا میں جائے وہی کام کرے جو مرد کرتا ہے تو ہم کسی طرح ایسی کام سیالی کی اسید نہیں کرتے جیسی وہ گھر میں بیٹھے حاصل کر لیتی ہے۔ ہم کسی طرح یہ نہیں کہ سکتے کہ مرد کا کام عورت کی بڑھا ہوا ہمیا عورت مدرسے اس بات میں کم ہے اب یہ دیکھنا چاہئے کہ مرد کی کام سیالی میں عورت کا کیا حصہ ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر مرد چاہے کہ دنیا میں کوئی چھوٹے سے چھوٹا ہی کام کام سیالی کے ساتھ کرے تو سب سے پہلے اُسکی صحت کا سوال پیش ہو گا اگر صحت اچھی ہو گی تو چھوٹے سے چھوٹا کیا بڑے سے بڑا کام بھی وہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر صحت ہی خراب ہو تو زندگی بے سود اور بے مزہ۔ اسلئے بیوی کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کی خوارک، پوشش اور ہر قسم کی آسانیں کا خیال رکھے۔ وائز لوکی۔ لڑائی میں شکست کیون ہوئی صرف اسلئے کہ کھانا خراب ملا فوج بیار ہو گئی۔ ایک جھوٹی مٹی کی کوئی بھمنا چاہئے کہ سب سے زیادہ ضروری فرض اُسکا یہ ہے کہ وہ ایک ہوتیار عاقل اور تجربہ کار بیوی بننے کی تیاری کرے۔ یہ کام نظاہر آسان ہے لیکن عورت کے لئے سب سے مشکل منزل ہی ہے۔

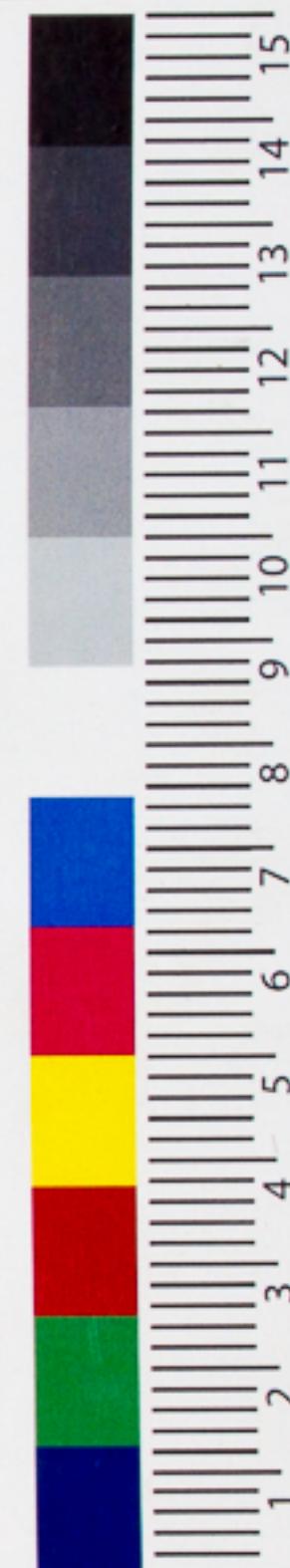
اگر مرد عورت دونوں دنیا کے کاموں میں بڑجا میں اور فرض کرو کہ صبح سے کام کے لئے نکلیں اور شام کو گھر آئیں تو بتاؤ کہ دونوں میں سے کسی کو بھی سچی خوشی سچی آسانیں اور سچا آرام نصیب ہو سکتا ہے؟ دن بھر تھک کر آنے کے بعد ظاہر ہے کہ شام کو ضرورت کی ہر چیز تاریخی چاہئے۔ مگر میان بھی باہر رکھتے اور بیوی بھی باہر رکھتے گھر کا کام کون تیار کر کے رکھے جو آتے ہیں ہر چیز حاضر ہو۔ اگر بیوی نہ پڑھیں رہتی ہے تو گھر کو اس طرح رکھتی ہے کہ اُسکے خاوند کو اپنے کام سے والپس آگر کوئی ایسی بے آرامی نہ ہو جس کا الزام اپر کے۔

جب کوئی مرد برا کام کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ تی بڑی تربیت پائی ہے ایک سیئی ہیں کہ اُس کی مان پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اُسکی تعلیم و تربیت کا قصور ہے جو یہ عیوب موجود ہے اور اگر کوئی اچھا کام کرے تو کہتے ہیں کہ وہ آدمی تو بہت نیک ہے، خود آدمی کی تعریف کرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ تی بڑی تربیت پائی ہے، «حالانکہ بہت مکن ہے کہ اُس میں جو خوبیاں ہیں وہ بڑی ہیں کے اثر سے ہوں یا کسی اور رشتہ دار لڑکی کا اثر سے جو اس عمر میں بڑی ہو یا اگر یہ بھی نہیں ہے تو مان کا اثر اور مان کی تعلیم و تربیت تو کہیں کہی نہیں۔ چاہے کوئی کہے یا نہ کہے حقیقت میں جتنی اچھی خوبیاں ہیں وہ مان ہی کی تربیت سے پیدا ہوتی ہیں۔ مان کی تعلیم کا اندازہ اس طرح کرو کہ بچے اپنے ساتھ کوئی نہ بہ نہیں لاتا سب سے پہلے مان اُسکے کان میں اپنی ملائم آوانے سے خدا کا نامہ اُتھی سے پھر جو نہ بہ مان کا ہوتا ہے وہی بچہ کا ہو جاتا ہے اور ایسا بچتہ ہو جاتا ہے کہ پھر بھی بدلتے کا نام نہیں لیتا۔ ایسی مثالیں بھی ہیں کہ بعد میں نہ بہ تبدیل ہو گئیں یہ مثالیں بہت کم ہیں اور اسکے وجود و درسے ہیں جن کا ذکر یا متناسب نہیں۔

بہ حال اگر عورت اپنے فرائض اور اپنے کام کو سمجھ کر جو اس کا منشا تھا خلقت ہے انجام دے تو اُسکے ہاتھ قوموں کی حالت سمجھا دیں گے۔

سید عبد الکریم

تلعم محمد کالج علیگढ़ہ



پانچسوہ بار

چوٹا کو لڑائی کا علم سب سے پہلے روٹی اور مرتبے سے ہوا۔ وہ مکھن اور مانگتا تھا۔

نانا اُن عورتوں میں سے تھی جو چھوٹے بچوں کو نی باتوں کی وجہ سے بھانا فضول سمجھتی ہیں۔ اُس نے رکابی میں مرتبہ ڈال دیا اور کہا کہ روٹی سے کھا لو۔ چوٹا کی مانج ایک جوان اور تجدیدہ عورت تھی نرسری میں داخل ہوئی اور بچہ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

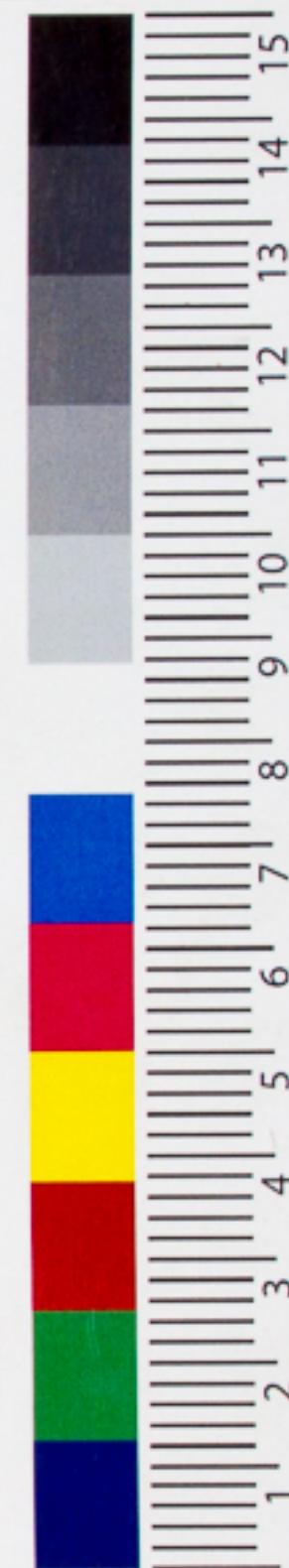
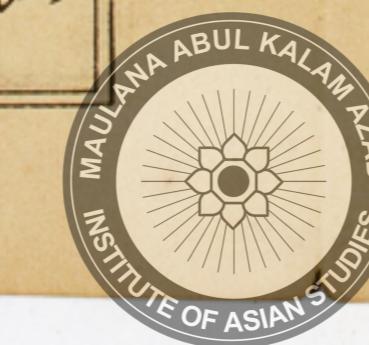
”نام مجھے مکھن آخ کیون نہیں دیجا تاہم“
کیونکہ مکھن چلا گیا میرے اچھے بچے دیکھو تھاری رکابی میں لکھنے اسٹر ایبری نظر آ رہے ہیں۔

اسٹر ایبری کے مربے میں ہمیشہ اسٹر ایبری نظر آ رہے ہیں میں سے ساتھ مکھن بھی چاہتا ہوئے۔

چوٹا نے تلاتے ہوئے کہا۔
مان نے جواب دیا کہ اوچوٹا اگر تم مربے کے ساتھ مکھن بھی کھاؤ گے تو مکھن اس قدر گران ہو جائے گا کہ بہت سے غریب خریدنے سے مجبور ہو جائیں گے۔ میرے بچے تمام دنیا میں جنگ بھیسل رہی ہے اور چھوٹے لڑکے اور چھوٹی لڑکیاں اُس میں مدد کر سکتی ہیں۔

نانا کا مطلب یہ ہے کہ تم زیادہ فیاضی سے درگذر کرو۔ نانا کا چہرہ ہو گیا۔
لہچوں کے درہنے کا کمرہ۔ ملہا یک پیل کا نام ہے۔

کیونکہ اُس نے اپنی روٹی پر خوب مکھن گھا کھا تھا اور پھر اور پر سے مر ہو دیا تھا اور بھی وجہ تھی کہ بچہ اس سے صد کر رہا تھا۔ مان نے بھی اسکو خوس کیا لیکن بچے کے سامنے وہ ناتا سے کچھہ نہیں کرتی تھی۔ اُس نے چوٹا کو دین اٹھایا، اسکے لئے بھروسی پر مرہ لگایا اور پہلے خود اس خود کھایا تاکہ بچہ شروع کرے۔
مان نے چوٹا کو عجیب عجیب الفاظ اور بھیں سمجھایا۔ چوٹا نے اپنا نعمتہ مکمل کیا۔ مان اگر تم اس طرح مرہ لگا دیا کرو تو میں بھی کھالیا کر دیکھا۔
اچھا اچھا نا۔ اگر تم کھاچکی ہو تو اور کاموں کو دیکھو میں چوٹا کے پاس ناشستہ کرنے تک تیزیتی ہوں۔ نانا ہمارتے خوشی سے خفت ہوئی کیونکہ مکھن اور مربے کے نوٹے بظاہرہ دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے حلق میں اٹک ہے تھے۔
چوٹا نے جلد نافٹہ ختم کر دیا کیونکہ اُس نے معلوم کر لیا تھا کہ مان اس سے کچھہ کھنا چاہتی ہے اور وہ اپنی مان کی باتیں بڑے شوق سے سنتا تھا۔ وہ اڑا کی نام سنکر نہیں چوٹا کا جیسی کہ اُسکے عمر کے بچوں سے ایسا کیجا تی ہے کیونکہ اس کا باپ جنوبی افریقہ میں نام پیدا کر چکا تھا اور چار سال ہوئے کہ ہندوستان کی سرحد پر مسمومی ہی جنگ میں کام آیا تھا۔ چوٹا کو اپنے باپ کی یا دنہیں تھی البتہ اس کے کارنا سے ورزیاں تھے۔ چوٹا کی مان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ وہ ایک سپاہی کا پیٹا بنے۔ اپنی خواہش میں وہ یہاں تک تو کامیاب ہو گئی تھی کیجیہ اپنے قول کا پابند بن گیا تھا۔ چھوٹی سی جوٹ میں روپا نہیں کرتا تھا اور عورتوں کی تنظیم کرنے لگا تھا اسکے علاوہ وہ ایک میں کی فوج اور شین کی نیپون کا کرنیل تھا۔ یہ فوج اسکے باپ کی تھی اور باپ نے اُس سے کھیلنا تھا۔ اس فوج سے قواعد لیتیا اسکو کمان دیتا اسکو خوراک کے لئے میرکوچے ہوئے ٹکرے دیتا انکو نہ رہتا۔ دھلانا، روز قواعد پر میدر کے بعد ڈبے میں آڑ آڑا سلا دیتا اور اس سے ڈب کو



”دبارک“ پھارتا۔ دوسری چیز اسکو باب کی تلوار تھی۔ یہ نہ سری میں الی گلہ نگی ہوئی تھی جہاں اس کا ہاتھ پوچھ جاتا ہے اور یہ شوق سے اُس سر جلا کیا کرتا تھا۔ اب اُس نے اپنا پیالہ علیحدہ کر دیا مان لی گو دے نیچے اُتھے کیا اور متوجہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ مان اُس کا چھڑھوائے باب کی شکل سے ملتا ہوا تھا دل کھڑک جوش میں آئی اور پیار کیا اور کہنے لگی کہ ”شادِ تمِ الجی اتنے بڑے نہیں ہوئے ہو کہ سمجھہ سکو۔“

بچھے نے جواب دیا کہ ”ہاں میں الجی بڑا نہیں ہوا ہوں لیکن جو کچھہ آپ کہیں گی میں سمجھہ لو گھا، مان نے ہاتھ بڑھایا اور بولی ”تمھیک ہے تم سمجھہ لو گئے چلو ٹھنڈے مکان میں چلکو ٹھین۔ میں ٹکو نہیں مجھا سکتی کہ اس قدر لڑائی کیوں ہوئی ہے؟“ بہت پچھیدہ سوال می۔

جرمنی حرصیں ہے اُس نے اپنا منہ کھوں رکھا ہے اور دوسرا مکون کا اتنا بڑا لعنه لینا چاہتا ہے کہ کسی شریف قوم سے امید نہیں کیجا سکتی، اُس نے روس، اور فرانس، اور بھیم کوتا کا اور ہمارے پیارے ملک کے متلق چو انکو مرد دینے کا وعدہ کرچکھے خیال کیا کہ یہ اپنے الفاظ پر قائم نہیں رہ سکتے اور کوئی کارگزاری نہ دکھلانے گے اور جب کہ یہ اپنی تباہی میں مصروف تھا اُس نے کسی اور کوئی موقع تیار ہونے کا نہیں دیا مگر اب تک ہم اُسکے لئے تیار نہ تھے۔ ہمارے تمام بہادر تری اور بھری سپاہی طلب کرنے کے اور اور آدمی مانگے جا رہے ہیں۔ لارڈ کچھڑہ روز روخت است پیش کر رہے ہیں۔

چھڑا کی آنکھیں بونکھڑھ چکنے لگیں؟
کیا میں جا سکتا ہوں؟

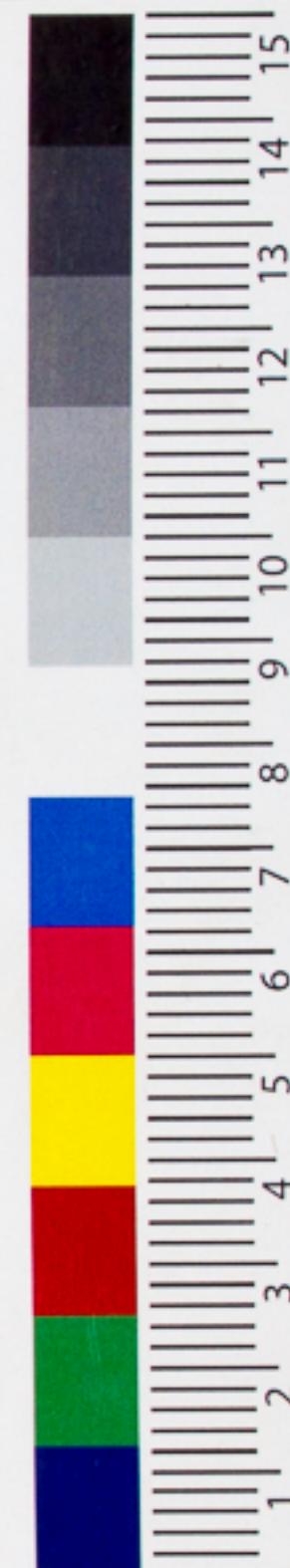
مان بچھے کا ہاتھ پکڑے ہوئے ٹھنڈے مکان کی طرف چلتی ہی لیکن دل سے آواز بخکھلی کہ ”میں لپنے خاوند کو تو دیکھی ہوں کیا ایک دن اپنا بچھی دینا ہو گا“ بچھے کو جواب دیا کہ ”ابھی نہیں میرے پیارے الجی نہیں۔ الجی سرے سا ہتر ہو اور جب تم پڑھ ہو جاؤ گے تو سپاہی بننا چوٹا کیاں کی نہ ہو گیں تاریکی چھائی۔ بہادر عورت میں الجی لڑائی کو ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ مرد خیال کرتے ہیں۔ وہ اس مکان میں اپنی سلالی لے آئی تھی۔ لیکن سوئی میں تاگا پر و نامشکل ہو گیا۔ چوٹا نے کہا ”مجھے دو“

اس نے سوئی اور تاگا دیدیا جب وہ پرونسے لگا تو بے ساختہ نہیں اٹھ لیا۔ چوٹے کو دل چاہا چوٹا نے تاگا پر دکر سوئی واپس کی او کہنے لگا ”میں جیشہ تھاری سوئی پر دیا کر دیکھا اور جب تم ضعیت ہو جاؤ گی تو کی سوئان تاریکا کو چاہ کر جا سکتی ہو؟“

پیان
زغمیون کے لئے“
ہاں۔

چوٹا مان کے پاس بیٹھا اور جو خیالات اُسکے دل میں پیدا ہو رہے تھے آنکھوں الفاظ میں ادا نہیں کر سکتا تھا، اُس نے سوچا کہ وہ سپاہی جسکی صفت میں یہ بچی لکھی ہے، اگر سیری مان کو سیتے ہوئے دیکھے تو تقدیر خوش ہو۔ لسکے بعد پھر ہی خیال پیدا ہوا کہ عورت میں اور رُکیاں جو گھروں میں رہتی ہیں زیادہ مد و کر سلکتی ہیں مقابله لڑکوں کے جنکو سنیا نہیں آتا۔

اس نے آہستہ سے پوچھا کہ کیا میرے لائق سوائے اسکے اور کوئی کام نہیں ہے کہ مکعنی کھانا چھوڑ دوں اس اسناڑ کو اب معمولی بات سمجھنے لگا تھا کیونکہ اسکی وجہ سلاموم ہو گئی تھی۔ ایسی حالت کو دیکھتے ہوئے کون سمجھد ارجو معدہ کی رہت لان پذیر بخا



اسکی شناں منہ بھائیے ہوئے جرنی کی ہو جائیگی مان نے جواب دیا میں کوشش کر کے تھا رے لائق کا م تمباش کروں گی۔ سب سے پہلے تم کو سپاہی کی طرح بتاؤ کرنا چاہئے کوئی نہیں چاہے کہ کسی کو اینہ اپنے چوچا و مثلاً نام کو وہ بھی تھا ری افسر دروم ہے۔
چوٹا نے کہا ”وہ تو بڑی بیوقوف فخر ہو گئیں“ مکا کہنا، ماں کر نگاہ اور تمغہ را بیجوکون کیلئے اپنی حیب سے کچھ بچا سکتی ہو؟
چوٹا نے سر بیایا اور ذرا بہر کر کہا ”تم جو کمو میں کرو نگامان بہت سی باتیں کرتی رہیں وہ چوٹا بیٹھا کیا سب سے زیادہ اسکی توجہ اس طرف رہی کہ لارڈ پنجز اور آدمی طلب کرتے ہیں۔
مان نے مارٹنگ پیپر میں ہجے کر اکریے الفاظ پڑھائے۔

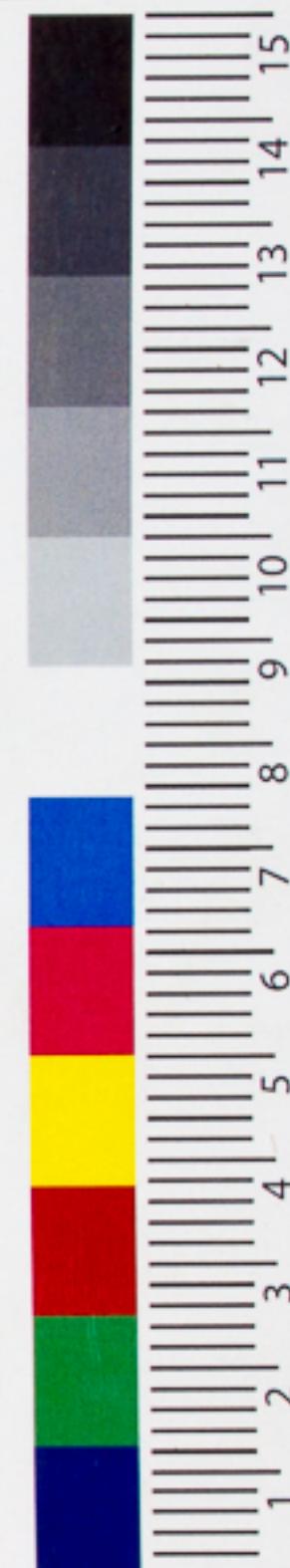
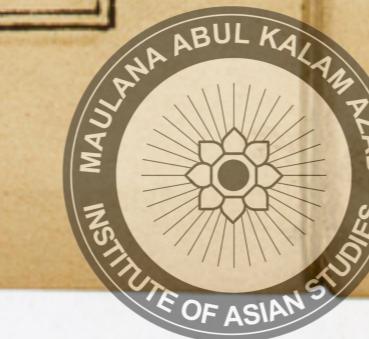
تحارے بادشاہ اور ملک کو تھا ری ضرورت ہے

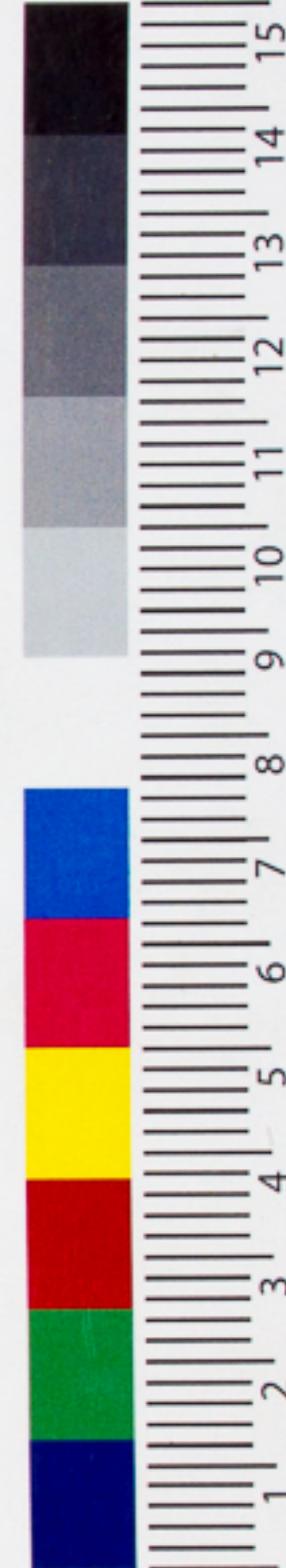
اور آدمیوں کے لئے لارڈ پنجز کی درخواست
یہ لفڑا کے دل میں چبکے لیکن بچھدی بچھا سونے اسکے کیا کر سکتا تھا
کہ اپنی فوج کو اٹھاتا اور اس سے قواعد پر یہ لیتا۔ وہ یہ کہتا ہوا اٹھا ب
اگر تھیں میری ضرورت نہیں ہے تو میں اپنی فوج سے قواعد لیتا ہوں“
مان شوق کی نظردن سے دھیکری اور دبی آواز میں کہا تھا ”میرا بچھے خدا کا شکر
ہے کہ یا بھی بچہ ہے۔“ نہ سرکی میں کھانے کی میز صاف تھی نانا با و رچی خانہ کے
کام میں صروف تھی چوٹا کرسی پر چڑھا اور الماری سے اپنی فوج کا وزنی
ضندوق اٹھا ریا۔ اُس نے اپنے سوار پیادے۔ پلٹن۔ تو پنجاہ سے قواعدی
فرضی دخمن کے اندریش سے میز کے گرد مورچہ بندی کرتا رہا اور ایک گھنٹہ تک

یہ صنوئی جنگ جا رہی ہے۔ اُسکے سپاہی لُسکے نزدیک کھلوٹے نہیں تھے بلکہ آدمی تھے وہ اُنے محبت کرتا تھا اور انکو صلی فوج تصویر کرتا تھا اُس نے آخر میں ان کو کھڑا کیا۔ ہر جنہٹے کے سامنے اُس کا جنڈا بازوں پر پلٹن اور تو پنجاہ تھا اور اس طرح کمان دی۔
شُن۔ فنولڈ۔ آرم۔ رائٹ وہیں۔ سماج یہ وقت اُنکی صحیحی یا یوں کہئے کہ صندوق میں بند ہونے کا تھا اُنکے ساکت رہنے سے اُسکو ایک اوپر خیال پیدا ہوا اور فر اُسکو وہ افاظ یاد آتے جو اخبار میں پڑھتے تھے ”تحامے بادشاہ اور ملک کو تھا ری ضرورت ہے۔“ اُسکا سرخ چہرہ کچھ دیر کے لئے سفید ٹرکیا اُنسے سوچا کہ وہ کیا کر سکتا ہے اُسکے آدمی طلب کے لئے ہیں انکو جانا چاہے بغير کے وہ کیونکر سمجھا۔ اُسکا دل اچھنے لگا اور کرتی ہوئی آواز میں اپنے آدمیوں سے یوں خطاب کیا۔

”میرے بریگیڈ کے بہادر و میں انکو یکاک طلب کرنے پر مجبور ہو۔ تم کو نہ لے اور میا کرنے کا وقت نہیں ہے۔ تھامے بادشاہ اور تھامے ملک کو تھا ری ضرورت ہے۔ بہت کرو۔“
خود اُنسے زیادہ بہادری سے کام نہیں لیا کیونکہ جب اُنسے انکو بند کرنا چاہا تو آنکھوں میں آنسو آگئے اُس کے کپتان اور سب سے چوٹے سپاہی کو ساریکی انکو بہت دلائی، چھوٹے سپاہی کا نام اسکے نام پر چوتھا تھا اور اُسکی مان ایک چینی گرم یا تھی بڑی چوٹا نے اسی چمداخت کا وعدہ کیا صندوق رضبوط تھا اُسیں کندے اور قفل لگھے ہوئے تھے اور جب نانا آئی تو وہ مضبوطی سے بند کر رہا تھا۔

اُس نے کہا اُپنے کھلوٹوں سے کھلی رہے ہوا چھا کھیلو،“ چوٹا نے جواب دیا یہ کھلوٹے نہیں ہیں یہ آدمی ہیں اور میدان جنگ میں جا رہے ہیں گلگھٹ چوٹا نے اپنا





منہ سیاہ کھاتا تک انہوں کے آنونظرنہ آئیں دو پرین اسے تصفیہ کر لیا کہ مان کو بھی
تھوڑا سا اپنے راز میں شرک کر لے کیونکہ بیڑے کے چارہ نہ تھا خوش قسمتی سے مان
ہمایت سجادہ اور عقلمند تھی، کچھ نے مان سے قلم و دوات اور کاغذ انہکا س نے
ہمایت عجلت سے یہ درخواست کی لیکن تعجب تھا کہ مان نے کوئی سوال نہیں کیا۔
مان نے کہا «قلم و دوات وہ ہے تم میری میر بیٹھ سکتے ہو سیاہی کو ہوشیار
رہنا، کیا یہ کوئی راز ہے؟ چونا نے جواب دیا ہاں ہے ایک فوجی رانہ اگر کچھ اور ہوتا
تو میں کہدیتا کیا آپ بتلائیں گی کہ ایک لارڈ کو آپ کس طرح خطاب کریں گی؟ اگر
میں اس سے واقعہ ٹھہر دیں تو میں لارڈ کلاؤنی،»
چونا نے پوچھا کہ لارڈ کلاؤنی کہاں رہتے ہیں مان کو سیاہی آئی مگر ضبط کیا اور کہا
«پھر اور تمام دن بعد نے دفتر جنگ میں رہا کرتے ہیں۔

وہ کمرے کے دوسرے گوشہ میں اپنے کام میں مصروف ہو گئی اور چوتا کا قسم
آڑا ٹپٹا چانے لگا اب اُسے ایک آہ کے ساتھ قلام رکھا اور کسی سے اڑا ٹپٹا تھا اور
منہ سیاہی میں بھرے ہوئے تھے۔ کہہ سے باہر گیا اور جب واپس آیا تو اُس کے
ہاتھوں میں ایک سو زندوق تھا جو بجتے پن سے ہادی کا غزہ دین
لپٹا ہوا تھا۔

میں ڈاکھنا نہ جانا چاہتا ہوں خط لسکے اندر ہے بچنے کہا۔
مان نے جواب دیا جبلا تھم یہ روز اتنی دو ریسے یجاوگے میں جب ہر جا وغی
لیتی جاؤ گئی۔

آپ کسی سے کیمگی تو نہیں؟
کسی سے نہیں،
بچہ اپنا زائل شدہ استقلال پھر حاصل کرنے کے لئے علیحدگی چاہتا تھا اور مان نے

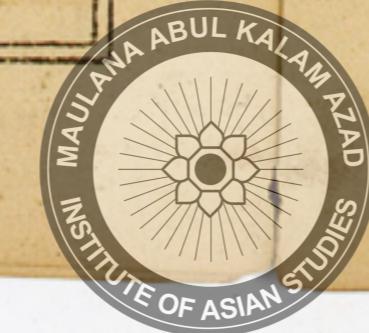
لن دن دفتر جنگ

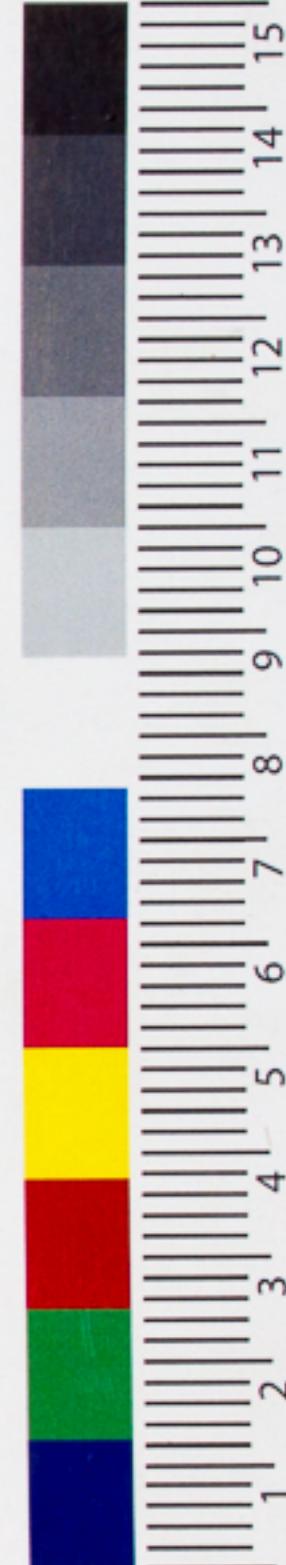
اُس کو محسوس کر کے روکنا چاہا۔ اُسکے چھپے جانے کے بعد مان نے پارسل کو
ویکھا یہ معلوم نہ کر سکی کہ اُس میں کیا ہے البتہ بتہ معلوم ہو گیا جو ان الفاظ میں
لکھا ہوا تھا۔
لارڈ کچھ نے
دون ترجمہ

چوتا کی مان بخوبی میں لٹھی بچکی محبت کے خیال سے اور شرافت کے تقاضہ سو
وہ چاہتی تھی کہ پارسل بھیج دے۔ اسکے خلاف دوسرا خیال تھا کہ ایسے وقت میں
جبکہ بہادر سا ہی کا دماغ موت اور زندگی کے پیچوں میں ڈالہو کیا وہ ایک بچکے
ضنوں علیہ کے قبول کرنے میں اپنی قسمی وقت صنانے کر سکتا ہے اُس نے فیصلہ
کر لیا اک چوتا سے وعدہ خلافی کر کے پارسل کھول لے اور جب وہ سجادہ اور ہو جائے گا
تو اُس سے معافی مانگ لیگی مگر جب چوتا کے باپ کا صندوق کھلا اور یہ معلوم
ہوا کہ اُس میں کیا ہے کہ مان کو عجیب قسم کا جوش آیا صندوق میں ایک خط بھی
تھا یہ ہمایت داغدار تھا اور سوائے ان کے کوئی اور اُس کو نہیں پڑھ سکتا تھا۔
ماں لارڈ۔

«میں ڈاکھنے کے لئے ابھی بھوت چوتا ہوں مری مان کو مری زرورت ہے۔
ٹوڈ ملک کو ادمی یون کی نر درت ہے۔ اس لئے میں ہمارے ادمی بھوتا ہوں،
تیس بھوت بڑھ ہے ہیں لے کن بھوت بہادر ہیں۔ وہ مرے باپ کے ہیں اور وہ
باپ سی پاہی تھا اس لئے یہ بھوت لڑتے ہیں مریانی سے انکو لے لو۔

آپ کا عدم
چوتا میری ڈیکن





اور ہم باپ نے بھی تجویز مکروہ لڑنے میں "مرگیا مرے پاس اُسکی قل دار ہے"۔
اُس رات کو چوتاکی مان بھی ہاتھ میں لئے ہوئے اپنے سوتے ہوئے بچہ
کے پاس آئی۔ اسکی آنکھوں کے آنسو ابھی تک خشک نہیں ہوئے تھے۔ کرسی پر
اکب جیسی گڑیاڑی ہوئی تھی۔ مان کو دیکھ کر بہت تعجب تھا کیونکہ چوتاکیوں سے
ہندین کھیلا کرتا تھا۔ مان کو شاید یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ کڑیا چوتاک سب سے چوڑے
پاہی کی مان تھی۔

ڈودن بعد فریغہ ڈاک) چوتاک لپنے ساہی والیں پائے اور ایک خط
(مان کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا لیکن خط ٹوٹا شایری سے بڑا گیا تھا) وزیر جنگ کا مالا
جس میں اسکے عطیہ اور اہدا کا اور اسکی ہمدردی کا شکریہ ادا کیا گیا لیکن پاہوں
کے قبول کرنے سے انکار تھا کیونکہ بڑے ہوں کی تعداد کافی ہو چکی تھی ملک اپنے نوجوان
اور نئے جوش ملے بہادر و پر زیادہ اعتناد کرتا تھا یہ اسید بھی ظاہر تک تھی
کہ دیجی لکھتا سب سے زیادہ دشوار معلوم ہوا تھا) ایک دن چوتا بھی تلوار
باندھے گا۔

جب یہ خط چوتا کوں یا گیا تو اُس نے صندوق کے گرد ہاتھ ڈال کر اسکو چٹا لیا
اویسی ہوئی آواز میں کہنے لگا۔

"مرے سپاہیو۔ تم مجھے جدا ہو گئے تھے"
(ترجمہ لیڈیز ریم)

سید عبد الکریم

متعلم محدث کالج علی گڑھ

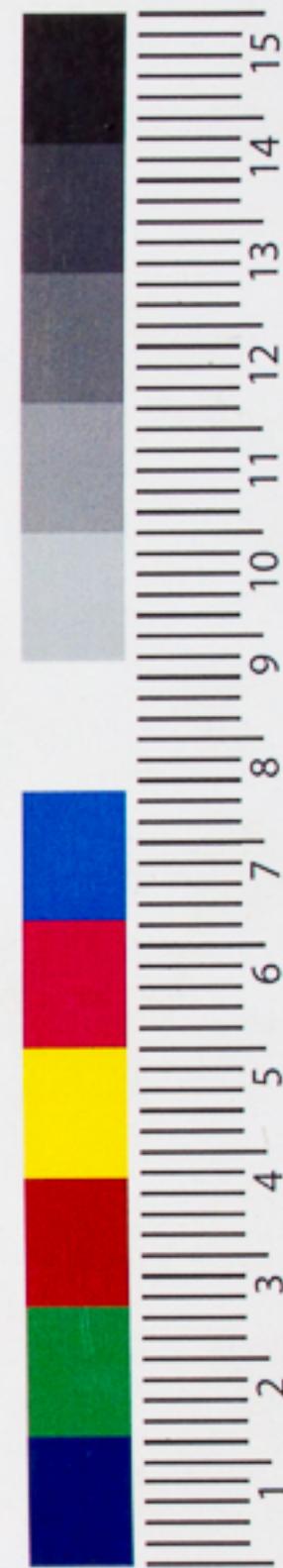
تم اپنی ماں کی فرضدار ہو اڑکی کے لئے چند مشورے

تحار افرض ہے کہ رہنے والے مان کے شاون سے جو کہ تھاری خدمت اور
نگهداری میں ختم ہو گئی ہیں حتیً الوسع وزن اُتار لو اسکے آرام و خوشی کا ہر ہوت
میں اپنے سے مقدمہ عاظم رکھو کسی لفظ یا فعل سے یہ نظر اہر کرو کہ تھاری دنیا اسکی
دنیا سے مختلف ہے یا تم کسی طرح اس سے زیادہ احساس رکھتی ہو۔ جس بات میں کہ
اسکو دیکھی ہے یا جو بات اسکو خوش کرتی ہو اس میں تم اپنا سیلان بھی ظاہر کرو۔
اپنی خوشی اور تفریح میں جہان تک کہ تھاری عمر کے مختلف زمانے اسکے
منافی نہ ہوں اسکو اپنا شرک بنا و اس بات کو یاد رکھو کہ اسکی زندگی تھاری
باندھے گا۔

اپنے سب نوجوان دوستوں کو اُس سے متعارف کراؤ اور اسکی ہمدردی اپنی
جو اتنی کے منصوبوں، اسیدوں اور تماہیر میں حاصل کرو تاکہ اسکو کبری میں شباب
معلوم ہو۔

اسکی رایوں پر اپنی رایوں کو منحصر کھو اور انکو و قمعت کی نگاہ ہو دیجو کو کہتا
زمانہ حال کی تکیم کے مطابق وہ پرانی (غیر موجود) معلوم ہوئی ہوں۔





اُس سے اپنا کام اپنی تعلیم پنے اجاتا، اپنی تفریحات، اکتا میں جو تمہارے پیش
ہوئے جان تم جانی ہو، سب کے بارے میں گفتگو کرو کیونکہ ہر بات جو تمہارے متعلق
ہے اُس سے واسطہ علاقوں کھٹتی ہے۔

اُس کے ساتھ مثلاً نکے جو کہ تم سے درجہ درتبہ میں بڑی ہیں غیر مترکز اول خلق و
ادب سے پیش آؤ اُسکے مراج و طبیعت کی سب غیر معمولی بالتوں و مکروہیوں کو جو کہ
شاندیر پریشان و فکر سند زندگی کا نتیجہ ہوں نہایت صبر کے ساتھ برداشت کرو
اُسکو اُسکے توہات کا اگر وہ تمہارے توہات سے خلاف ہیں یا تمہاری ترقی یافتہ
رالیوں میں وہ تنگ خیالیان علموم ہوتی ہیں۔ پسند کر لے اُسکی عکسیں بن کرو۔

اُس کے مذاق و عادات پسندی و نفرت کو غور سے دیکھو اور اُنکے سطابق
حتی الوصع نہایت اختیاط سے عمل کرو۔

یاد رکھو کہ وہ اب تک اُن سعادتیں میں جان کننازک مختصر توجہات کا علاقہ
ہے دل میں صرف اُسکی زندگی میں اُسکو بچوں دونہ کہ مرنے کے بعد
قبر پر ڈھیر لگانکا انتظار کرو۔

اُسکو اُتر سادہ تحریف دیا کرو میکن اس بات کا اطمینان کر لے کہ وہ موزون
اور مذاق کے موافق ہیں۔

اگر تم اُسکے ساتھ نہیں رہتے ہیں تو اُس سے خط و کتابت رکھو اور ملاقات
کرتی رہو۔

اگر وہ اس قابل نہیں ہی کہ خانہ داری میں اپنا معمولی کام انجام دے
تو اُسکو اس کا احساس ہونے دو کہ وہ اب ضعیف ہے یا کسی طرح سے گھر لی پی
گذشتہ و قدرت کو خانع کر جائی ہے۔

اُس کے تھام ذائقی قربانی کے ساتھ میں کی قدر کے احساس کا انہما رفرہ مورثہ کرو

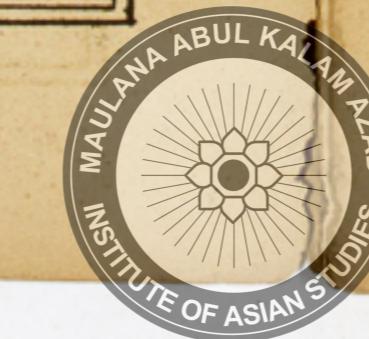
اپنی کامیابی کا زیادہ حصہ اُسکی کوششوں کے باعث ہے۔
اگر وہ شکستہ حال ہے تو وہ بیدار ہے میں سخاوت سے کام لوتا کر اُسکو اُسکی
ضرورت نہ ہو کوہ ملنکے یا یخوس کر کے کوہ تمہاری سخاوت کی شلیک سائل
کے لحاظ ہے۔

حایمت علیخان (بی ایس سی)

مسلم محمد بن کامل علی گذہ

جانکی کا شوہر

رات کا سہا ناوقت تھا شام کی حنک بوجھا رپڑے کے بعد ہو گل یا سمیں
کی خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔ چودہ ہوئن رات تھی۔ بلکہ شب پوری ترک و اختتام
شان و شوکت کے ساتھ ساروں کے ہجوم میں آسمان پر علیہ افزودنی کی قلب
انسانی کی دردناک وحشت کی اسکو کیا خبر۔ اُس دیسان (اے دنیا میں کوئی
مرست نہ تھی۔ ہم و اندوہ نے اُسکے دل کو اچانک پا مال اور مردہ کر دیا تھا
وہ کمرے میں تھنا تھا اور اُس کا دم گھٹا ہو اصلوم ہوتا تھا۔ یکا کم وہ کرسی پر سے
انٹھا جان وہ ایک گھنٹہ سے بے حس و حرکت ٹراہو تھا اسے ایک ایسے آدمی
کی طرح جو جانشی عشق کھپے ہو اور صیبیت والہ کے بھر جما تھوں برباد ہوا ہو
آہ سر دلہری۔ وہ نہایت آہستی اور نقاہت کے ساتھ تھا اور لڑکھا تھا ہو اور بیچی
تک گیا۔ پر وہ ہٹا کر اُس نے کھڑکیاں کھولیں اور رات کے خاموش نظری سر
کرنے لگا کہ رضا اُسکو دیانت دے پایاں معلوم ہوتا تھا۔ برات کی خوبصورتی اُسکی زیک



بے حقیقت تھی۔ اس جگہ وہ بست کی طرح سرو اور خالوں کھڑا رہا۔ ایک آٹو بازو پر بیٹھ رہا تھا
ہوا اسکا اور سو اڑا چاند اور سچا ہوتا گیا اور اس کے مردمی چھاگ ہوئے چھرو پر و شنی
ڈالتا رہا۔ جبکہ وہ اس جگہ کھڑا ہوا ایک رومال سے جو بے پرداں کے ساتھ اسکے
کاندھوں پر ٹراہوا تھا چھرو پونچہ رہا تھا اور گرم آنسو مسلسل اسکی آنکھوں سے
جاری تھے۔ نیکا کیسے اختیار مایوسی سے بھری ہوئی ایک پر درد چھنگ لگلی۔
درجنکی سیری محبوبہ نہائیں! آنسوں کا سیلاپ اور تینز جاری ہو آؤا وہ
ایک درد بھری دل کے آنسو نہیں۔ محبت کے آنسو نہیں۔ انسان کے آنسو نہیں۔ نہیں
نہیں وہ متبرک نہیں۔ یہ قسمت کا ایک عجیب کرشمہ تھا۔ چودہ سال پہلے
یہی شخص آغاز شباب میں تمام دنیاوی نعمتوں، جوانی تندستی، دولت، حسن،
علم اور شہرت سے مالا مال اسی کمرے میں اُسی کھڑکی میں کھڑا ہوا بار بار باہر کو
دیکھتا ہوا نظر آتا تھا۔ یہ شخص حین تین لڑکی سے منسوب ہوا تھا۔ اُس وقت
ایک طرح وہ خدا سے مد کاخو استکارہ تھا بلکہ کبھی اسپر (لغوڈ بائٹر) لعنت
و ملامت کرتا تھا کبھی اپنی پا اپنی نسبوہ بی بی کی موت کی خواہش کرتا تھا۔
مدتوں یہی حالت رہی۔ اس کے بعد اسپر شباب کا پورا اور ہوا اس کے
دل میں جوانی کے جذبات کی اگ کشتعل ہوئی اور اسکی خیالات اور صہراویں پر داڑ
کرنے لگے۔ جب وہ اٹھارہ سال کا ہوا اسکی نسبت بھولپی زادہ بن جانکی سے
ہوئی۔ یہ رشتہ اسکی مرضی کے خلاف ہوا۔ وہ دل سے اس شادی کی مخالفت
کرتا تھا اور اس اتحاد سے جپڑا کے والدین تسلی ہوئے تھے۔ غایت تمنف تھا
دنیا اسکو نہایت ہی اچھی تدبیر خیال کرتی تھی اور بجز اسکی ذات کے جو اس
سے متائق تھی تمام لوگ اسکو پسند کرتے تھے۔
جانکی صرف آٹھ سال کی تھی۔ وہ نہایت خوبصورت، نازک نیک سیرت



Maulana Azad Museum Collection
Digitized By
Maulana Abul Kalam Azad Institute of Asian Studies
www.makaias.gov.in

